SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 31, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾
وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾ ع

ترجمہ: اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہو گا
تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور اُن کی تل برابر بھی حق تلفی نہ
کی جائے گی ○
اور اس شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے حکم خدا کو قبول
کیا وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو یکسو (مسلمان) تھے۔
اور خدا نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 31, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾
وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾ ع

ترجمہ: اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور اُن کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی ٥

اور اس شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے حکم خدا کو قبول کیا وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو یکسو (مسلمان) تھے۔ اور خدا نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا۔

اور آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ہ

POINT OF THE ORDER RE: CALL ATTENTION NOTICE

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ جی ملک فرید اللہ صاحب، آپ کیا فرماتے ہیں۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ میں نے تین دن پہلے ایک call attention نوٹس دیا تھا جو درہ آدم خیل میں ملٹری آپریشن ہوا تھا اس کے بارے میں ہے وہ آج بھی ایجنڈے پہ شامل نہیں ہے یہ فوری نوعیت کا ایک اہم معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے وہ call attention notice میرے پاس آ گیا ہے اس کو آج لے لیں گے We will take it up in accordance with the rules. اور میرا خیال ہے اس کا رول یہ ہے کہ غالباً sitting کے end پہ ہوتا ہے......

حاجی ملک فرید اللہ خان: ایجنڈے پہ نظر نہیں آ رہا ہے جی۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا call attention مجھے مل گیا ہے اور رول ۵۹ کے تحت اس پہ کارروائی ہوگی اور اس میں ہوتا ہے کہ آپ کا جب نوٹس مل جائے اور چیئرمین اس کو admit کر لے تو پھر sitting کے آخر پہ آپ اس پر اپنی statement دیں گے پھر متعلقہ وزیر اس کا جواب دیں گے۔

Khawaja Tariq Raheem, this is call attention notice regarding Dara Adam

Khail operation, so please advise the concerned to be ready with the statement on this matter at the end of the day.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب میر نبی بخش ڈرکی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲۷ر دسمبر تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید عباس شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۳۱ر دسمبر کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب، وزیر تعلیم، نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنی علالت کی بنا پر ایوان میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

This is privilege motion No. 24 by Prof. Khurshid Ahmed. He is not here, so it stands dropped. There was only one privilege motion on the Order Of The Day.

Now, we take adjournment motions. Adjournment Motions No. 11,20,21 are in the name of Prof. Khurshid Ahmed and he is not present, therefore, stand dropped and Adjournment Motion No. 23 stands in the name Qazi Abdul Latif regarding the reported Hindu-Muslim riots in various cities of India in occupied Kashmir. He is not present, therefore, stands dropped. Adjournment Motion No. 13, Mr. Muhammad Tariq Chaudhary. He is not present.

(Pause)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr.Chairman, it should be dropped.

جناب چیئرمین: یہی ہم دیکھ رہے ہیں۔

What is the rule and precedent on this.

Dr. Sher Afghan Niazi: Sir, it is to be dropped, it loses its urgency.

Mr. Chairman: So, it stands dropped. Adjournment Motion No. 14, Tariq Chaudhary, again absent, stands dropped. Adjournment Motion No. 40, Qazi Abdul Latif, not present, stands dropped. Adjournment Motion No. 41, Tariq Chaudhary, not present, stands dropped. Adjournment Motion No. 42, Tariq Chaudhry, not present, stands dropped. Adjournment Motion No. 44, Tariq Chaudhary, not present, stands dropped.

جی جناب جہانگیر جوگیزئی۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب جب یہ ساری drop ہو گئی ہیں، میں نے ایک تحریک التوا move کی تھی نواب بگٹی کے متعلق، آپ نے لکھا تھا کہ یہ National Interest معاملہ نہیں ہے مگر میں کہتا ہوں کہ وہ سب سے زیادہ National Interest کا معاملہ ہے اس کے اوپر فیصلہ کرنا پڑے گا۔ جب رشدی کی کتاب پر اتنے ہنگامے ہوئے تو یہ اس سے بھی زیادہ ہے .....

جناب چیئرمین: کیا ہم نے اس کو admit نہیں کیا؟

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: آپ نے admit نہیں کیا تھا وہ اس وقت میرے پاس ہے اور بہت ضروری ہے۔ اگرچہ وہ مسلم ہے لیکن اب عقیدے سے غیر مسلم معلوم ہوتا ہے اور جس پوسٹ پر بیٹھا ہوا

ہے.....

جناب چیئرمین: دیکھئے ایک چیز جو admit نہ ہوئی ہو اسس کو ہاؤسس میں discuss نہیں کیا جا سکتا۔ آپ میرے چیمبر میں آکر بات کر لیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: ٹھیک ہے جی۔

DISCUSSION ON THE MOTION, RE: QUANTUM OF PROVINCIAL AUTONOMY

Mr. Chairman: Next item is item No. 2, further discussion on the following motion moved by Mir Hazar Khan Bijarani, regarding the effective implementation of the question of provincial autonomy.

Anybody who would like to speak on this issue.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی wind up کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی wind up کرنا ہے۔ جی ڈاکٹر شیر افگن۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! اس تحریک پر معزز اراکین سینیٹ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے یہ مسئلہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اور یہ دستور کی بنیاد ہے۔ وفاق کو مضبوط رکھنا اور اس کی اکائیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کا یہی وہ طریقہ ہے جس کے لئے ۱۹۷۳ء میں قوم نے ایک متفقہ فیصلہ کیا اور ۱۹۷۳ء کا دستور بنایا۔ جس میں ایک طریقہ کار رکھا گیا ہے تاکہ وفاق اور صوبوں کے درمیان تعلقات بہتر ہوں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ معزز اراکین سینیٹ نے جو تجاویز دی ہیں وہ کیا ہیں۔ چند معزز اراکین کا یہ خیال ہے کہ موجودہ دستور جو ۱۹۷۳ء میں بنایا

گیا اور اس میں جو سکیم دی گئی ہے اگر اس پر پوری طرح عمل کر لیا جائے تو صوبائی خود مختاری کے بارے میں ہم مطمئن ہو سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دستور پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہ تاثر ابھرا ہے کہ صوبوں کو خود مختاری حاصل نہیں ہے۔ جب دستور کے مختلف الابواب کی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ بات درست ہے کہ اگر دستور پر پوری طرح عمل کر لیا جائے تو صوبائی خود مختاری in-tact بھی رہتی ہے اور اس پر عمل کرنے سے ہمارے ملک میں اطمینان بھی ہو سکتا ہے اور تمام صوبے مطمئن ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم میں وہ کون سی کوتاہیاں ہیں جن کی وجہ سے یہ احساس ابھرا ہے کہ دستور میں دی گئی خود مختاری مکمل نہیں ہے یا ناکافی ہے اسے اور بڑھانا چاہیئے۔ مختلف ادوار میں بھی اور گزشتہ چند سالوں میں بھی بعض تحریکوں میں بعض فیصلے ہوئے ہیں۔ مختلف پارٹیوں نے اجتماعات کیئے، اکٹھے بیٹھ کر سوچا کہ اس کو مزید مؤثر بنانے کے لئے کیا کریں۔ بعض پارٹیوں نے یہاں تک کہا کہ چار subjects کے علاوہ تمام چیزیں صوبوں کو دے دی جائیں۔ جہاں تک میرا اپنا خیال ہے کہ اگر ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کا جائزہ لیں تو ہمیں یہ محسوس ہوگا کہ تمام ضروریات جو ہماری اکائیوں کی ہیں اور جو وفاق کی ہیں وہ ۱۹۷۳ء کے دستور میں بالکل موجود ہیں۔ اگر اس پر ہم عمل کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ وفاق اور صوبے مطمئن نہ رہیں اور اپنے اپنے دائرہ کار میں وہ عمل نہ کر سکیں۔ اور عوام الناس کے لئے جو چیزیں درکار ہیں وہ ان تک ہم نہ پہنچا سکیں۔ مثال کے طور پر پہلی بنیاد ہماری یہ ہے کہ دین اسلام ہمارا ضابطہ حیات ہے اور ۱۹۷۳ء کے دستور میں باقاعدہ طور پر تمام چیزیں موجود ہیں۔ دیباچے کو لے لیں پھر اس میں آرٹیکل ۲۔ اے ہے۔ اس کے علاوہ آرٹیکلز ۲۲۷ سے لے کر ۲۳۱ تک موجود ہیں جن کی ہمیں دین اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ اور تمام قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہمارے پاس طریقہ کار موجود ہے۔ اب بات دیکھنے کی یہ ہے کہ دوسری صورت حال کیا ہے صوبوں کے اندر

اور صوبوں کے ساتھ وفاق کے تعلقات کے لئے بہت سارے ابواب موجود ہیں۔

اب تیسری بات یہ ہے کہ عدلیہ کے بارے میں بھی ہمارا concept clear ہے۔ دستور ۱۹۷۳ء جو ہمیں بنیادی طور پر عدلیہ کا ایک ڈھانچہ دیتا ہے اس میں ایک چیز موجود ہے جس پر کام اب ہو رہا ہے کہ عدلیہ کو آزاد کر دیا جائے اور انتظامیہ سے جب یہ علیحدہ ہو جائے گی تو صوبوں کے اندر جو عدلیہ ہو گی وہ صوبوں کے تحت ہو گی۔ اس وجہ سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس طرح صوبائی خودمختاری مکمل ہو جائے گی۔ صوبے اور وفاق کے درمیان جو تجارتی تعلقات ہیں لین دین ہے اس کے لئے ہمارے دستور میں provisions ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں کتنی آزادی حاصل ہے آپ جب اس میں قانون سازی کے ضمن میں دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ قانون سازی کے ضمن میں صوبوں کو بہت سارے اختیارات حاصل ہیں federal legislative List Part I or II کے علاوہ ایک concurrent legislative list ہے۔ جس میں صوبے بذات خود قانون سازی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی ایک بڑی خوب صورت چیز دی گئی ہے جو صوبے کے ضمن میں بڑی اچھی ہے یعنی اس کے علاوہ جو بھی چیز ہو گی اس کے لئے قانون سازی کرنا صوبے کا اختیار ہے اور جو بھی وہ قانون سازی کرے گا اس ضمن میں وفاق مداخلت نہیں کر سکے گا۔

اس کے بعد تجارت کے ضمن میں، صوبے کے نظم و نسق کے سلسلے میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب صوبائی کام ہو رہا ہے صوبائی حکومتیں کام کر رہی ہیں تو صوبے اپنے دائرہ اختیار میں جو چاہتے ہیں کر سکتے ہیں۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اب صرف ایک ہی چیز باقی رہ گئی ہے۔ مثلاً ایک صوبہ ہے جو تمام صوبوں سے بڑا صوبہ ہے اگر اس کے کام کی طرف آپ دیکھیں تو ایسا محسوس ہو گا اور ایسا لگتا ہے کہ اس کا وفاق سے کوئی رشتہ ہی نہیں رہا۔ اگر ان کے حقائق جو اپنے طور پر وہ کہتے ہیں کہ حقائق ہیں ان کو مان لیں

[Dr. Sher Afghan Khan Niazi]

جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبائی خودمختاری سے صوبائی آزادی بن جاتی ہے۔

جناب حسن اے شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب حسن اے شیخ صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Hasan A Shaikh: Sir, I would like to know as to whether he is referring to Concurrent List or the Federal List or does he refer to the residue which is not mentioned in either of two lists. What does he refer to?

Mr. Chairman: But this is not a point of order. You are asking a question.

Mr. Hasan A Shaikh: No. Because it will clarify the position. That is why I raised a point of order.

Mr. Chairman: Mr. Akhunzada Behrawar Saeed on a point of order.

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں جناب یہ سمجھنا چاہوں گا کہ جو ڈاکٹر صاحب بیان کر رہے ہیں، آئین میں یہ سب چیزیں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیا دینا چاہتے ہیں۔ یہ صوبوں کو کیا دیتے ہیں اور اگر نہیں دیتے تو کیوں نہیں دیتے؟

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔ Please continue.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے اور میں یہ عرض کر رہا تھا۔ میں نشاندہی کر رہا ہوں کہ بنیادی طور پر صوبوں کے

کیا اختیارات ہیں۔ ان کو قانون سازی کا اختیار ہے۔ کس حد تک ہے، کیا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے دائرہ کار میں ان کے پاس کیا طاقتیں ہیں اور کیا صورت حال ہے۔ اب جہاں تک معزز اراکین سینیٹ کے اچھے خیالات کا تعلق ہے۔ وہ تجاویز انہوں نے دی ہیں حکومت کی بھی یہ پالیسی ہے۔ وفاقی حکومت کی یہ سوچ ہے کہ افہام و تفہیم سے صورت حال کو سمجھا جائے، جو مسائل ہمارے سامنے ہیں جن کے لئے ہم نے کام کرنا ہے مل بیٹھ کر ہم ان کو سوچیں اور جو مملکت خداداد پاکستان کے لئے، وفاق کے لئے، صوبوں کے لئے بہتر ہو اس میں ہم آہنگی پیدا کریں اور جو اچھی چیز جس طرف سے آئے، چاہے وہ سینیٹ کے معزز اراکین کی طرف سے ہو، قومی اسمبلی کی طرف سے ہو، سیاسی جماعتوں کی طرف سے ہو کسی کی طرف سے ہو، جو ملک اور قوم کے لئے سود مند ہو۔

Mr. Chairman: Mr. Basheer Ahmed Matta on a point of order.

Mr. Basheer Ahmed: Mr. Chairman, Sir, I would like to draw your kind attention to what the honourable Minister is saying.

The proposition under discussion is the effective implementation of the quantum of provincial autonomy given in the Constitution. The discussion the theory of autonomy. What we say is that whatever is written, that should be assured to be given and implemented. So, it will be more relevant if the Minister confines himself to precise issues, because we are not here to discuss vague theories. What we want to know is whether they are giving autonomy according to the Constitution, and is lapses have been committed whether they will be rectified or not. If there are any lapses they should be rectified in accordance with the Constitution.

Mr. Chairman: So, your point of order is that the Minister should be

[Mr. Chairman]

relevant to the proposition under discussion.

Mr. Bashir Ahmed Yes, Sir

Mr. Chairman: So you (Dr. Sher Afgan), Minister of State for Parliamentary Affairs, should be kindly relevant.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں معزز سینیٹر کا، ان کی بات بالکل درست ہے۔ اس ضمن میں میں اتنی بات کر سکتا ہوں کہ وفاقی حکومت اس سے پوری طرح سے آگاہ ہے اور اس کی کوشش ہے کہ دستور کے مطابق جو خود مختاری صوبوں کو دی گئی ہے اس پر عمل کرے۔ اور عمل کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ جو تجاویز معزز اراکین سینیٹ نے دی ہیں یا ان کے احساسات ہیں کہ وہاں پر یہ کام نہیں ہو رہا یا کمی واقع ہوئی ہے یا دستوری چیزیں جو اس میں دی گئی ہیں ان پر عمل نہیں ہو رہا اس پر بھی یقیناً موجودہ حکومت عمل کرے گی اور ہمارے ساتھیوں کا جو احساس ہے کہ اس سے انحراف ہو رہا ہے یا اس سے deviation ہو رہی ہے وہ انشاء اللہ نہیں ہو گی میں یقین سے کہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی پالیسی ہے کہ دستور کے مطابق جس جس صوبے کو جو حقوق حاصل ہیں وہ انہی کے پاس رہیں اور ان میں مداخلت نہ ہو اور اس طریقہ کار سے ہم آہنگی پیدا ہو تا کہ ملک اور ملت کے لئے وہ بہتر ثابت ہو۔ شکریہ!

Mr. Chairman: Now there is a substantive resolution which is sought to be moved by Mir Hazar Khan Bijarani, Mr. Muhammad Ali Khan, Prof. Khurshid Ahmed, Dr. Bisharat Elahi, Mr. Faseih Iqbal and Dr. Noor Jehan Panezai.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, Mr Bijarani is not here, so I take this opportunity of presenting this.

Mr. Chairman: There are several movers.

کیا آپ (جناب محمد علی خان سے مخاطب ہو کر) move کرنا چاہیں گے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I would like to move it.

(interruptions)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کو کاپی دے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ substantive motion ہے اور جب اس کی conversion ہوتی ہے directive کے تحت تو اس پر رول ۱۱۹ سے لے کر ۱۳۰ تک استعمال ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کون سے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ direction ہے direction issued by the Chairman Senate Secretariat آپ دیکھیں رول ۱۱۹ سے ۱۳۰ تک *mutatis mutandis* یہ applicable ہوتے ہیں۔

I will request and I will submit humbly that this resolution may be processed accordingly, in accordance with the Rules of Procedure.

جناب چیئرمین: رول ۱۱۹ اور ۱۳۰ کے تحت آپ کو کیا اعتراض ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس کے لئے کچھ دن چاہئیں پہلے ہم کو موقع دیں اس کو ہم study کریں تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر.....

جناب چیئرمین: نہیں، آپ رول کا حوالہ دیں کہ فلاں رول کے تحت یہ چیز ضروری ہے وہ مجھے بتائیں، آپ ۱۱۹ سے لے کر ۱۳۰ کا حوالہ دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: رول ۱۲۰ دیکھیں۔

It says:

"120 (1) A private member who wishes to move a

[Dr. Sher Afghan Khan Niazi]

resolution shall give seven days' notice of his intention to do so and shall submit, together with the notice, a copy of the resolution which he intends to move".

(interruptions)

Akhunzada Behrawar Saeed: Why he is not referring to Rule 194. At the end of it, it is given that a substantive motion is a part of this one.

جناب چیئرمین : پہلے ان کی بات سُن لیں پھر آپ کی بھی سن لیتے ہیں آپ فرما رہے ہیں کہ قاعدہ ۱۲۰ کے تحت سات دن کا نوٹس دینا چاہیئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : اچھا اور۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اور اس کے بعد یہ resolution جو ہے اس کی کاپی ہو اس میں پوری طرح سے آپ نے تسلی کرنی ہے۔

The Senate views with grave concern the violation of...

اس میں بہت ساری باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین : میں نے تسلی کر لی ہے، اب آپ کی تسلی کرانی ہے، میں نے تو کر لی ہے میں نے اس کو دیکھ لیا ہوا ہے یعنی چیئرمین کی consent ضروری ہے۔

in the motion. Is that correct?

پروفیسر خورشید احمد : رول ۱۹۴ پڑھ لیں۔

Mr.Chairman: It says:

"194. A motion that the policy or situation or statement or any other matter be taken into consideration shall not be put to the vote of the Senate, but the Senate shall proceed

> to discuss such matter immediately after the mover has concluded his speech and no further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour unless a member moves a substantive motion in appropriate terms to be approved by the Chairman..."

So, this has been approved by the Chairman.

".....and the vote of the Senate shall be taken on such motion."

اب آپ یہ فرما رہے ہیں کہ ۱۱۹ سے ۱۳۰ تک کی violation ہو رہی ہے وہ بتائیں کہ کون سی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: 'appropriate terms' سے معنی یہ نکلتے ہیں کہ جب یہ process صحیح ہو آپ کی approval is one of the constituents۔

جناب چیئرمین: وہ approval تو میں نے کر دی ہے باقی اعتراض آپ بتائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب انہوں نے سات دن کا نوٹس دیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ ہمیں ۱۲ ستمبر سے ملا ہوا ہے ۱۲ ستمبر ۱۹۸۹ء سے یہ resolution ہمارے پاس پڑا ہوا ہے نوٹس انہوں نے کوئی مہینے کا دیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس resolution کا۔

جناب چیئرمین: جی ہاں، یہ دیکھیں،

(مداخلت) ....

Any other objection Doctor Sahib.

[Mr. Chairman]

کا اور کوئی آپ objection ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ میں پڑھ دوں، اگر مجھے اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: بالکل اجازت ہے۔

Dr.Sher Afgan Khan Niazi: I want to make certain observations.

جناب چیئرمین: نہیں پہلے مجھے آپ اعتراض بتائیں جو آپ کا نئی اعتراض ہے، ایک تو آپ نے کہا کہ سات دن کا نوٹس ہونا چاہیئے وہ دے دیا گیا ہے لیکن اس میں یہ بتائیں کہ وقت جو آئے گی supposing ایک discussion چل رہی ہے۔

It takes two days. Let us say that there is discussion under Rule 194 and it concludes in two days. Now, rule 194 says that at the end of that discussion a motion can be moved.

تو سات دن کا مسئلہ پھر کیسے آئے گا۔ Is there not a conflict?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں جناب اس میں کوئی conflict نہیں ہے اس میں بات سیدھی سی ہے

".........but the Senate shall proceed to discuss such matter immediately after the mover has concluded his speech and no further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour...."

اب یہاں تک اگر آ کر ختم ہوتے ہیں تو پھر

resolution does not come into picture.

".....unless a member moves a substantive motion....."

اس کے بعد اگر یہ اس کو resolution کی شکل میں لانا چاہتے ہیں۔

"in appropriate terms to be approved by the chairman"

یعنی that shall be applicable یہ جو directions ہیں یہ applicable ہو جائیں گی پھر

> When substantive motion is converted into a resolution then all the rules onwards from 119 to 130 shall be applicable.

اور اس touch-stone پر ہیں یہ test کرنا ہو گا جو resolution لایا گیا مثلاً اس میں تمام رولز جو اس کے اندر contain کرتے ہیں وہ apply کریں گے اور اس کی touch-stone پر یہ check ہو گا۔

<u>جناب چیئرمین:</u> وہ بتائیں ناں کہ اعتراض کیا ہے، ایک آپ نے یہ فرمایا کہ ۷ دن کا نوٹس ضروری ہے اور آپ کا کیا اعتراض ہے۔

<u>ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:</u> جناب بات یہ ہے۔

The resolution says:

"the Senate of Pakistan views with great concern the failure of successive governments in Pakistan in implementing effectively the quantum of provincial autonomy as provided in 1973 Constitution and Recommends that Government may ensure effective implementation of the quantum of provincial autonomy provided in the Constitution".

میری ایک ہی observation تھی۔ جو میں نے دے دی ہے۔

<u>جناب چیئرمین:</u> وہ کیا ہے۔

<u>ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:</u> وہ یہ تھی کہ اس کو رولز کے تحت ہی

[Dr. Sher Afghan Khan Niazi]

process کیا جائے آپ نے فرما دیا کہ یہ آج conclude ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا یہ فرمانا کہ رولز کے مطابق ہو آپ یہ بتائیں کہ کون سا رول violate ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: قاعدہ ۱۲۰ بھی violate ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: قاعدہ ۱۲۰ میں ہے سات دن کا نوٹس، آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ سات دن کا نوٹس نہیں دیا ایک یہ اعتراض ہو گیا، اس کے علاوہ اور کوئی اعتراض ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی نہیں۔

جناب چیئرمین: اور کوئی نہیں ہے تو صرف آپ کا ایک اعتراض ہے کہ سات دن کا نوٹس ہونا چاہیئے اب اس اعتراض کے جواب میں میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو قرارداد ہے یہ ہمیں ۲۱ ستمبر کو ملی ہے تو نوٹس پورا ہو گیا تو اس کے علاوہ کوئی اعتراض نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی نہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جی جناب محمد علی خان صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: This motion which was just circulated by the Senate Secretariat, was drafted earlier by the Senate Secretariat but we did not approve it and instead we drafted another resolution and gave it. So, there is a vast difference between the old one and the new one, Sir, and I am going to read the new one.

جناب چیئرمین: یہ آپ نے کب دیا تھا، سات دن سے زیادہ ہو گئے ہیں ناں۔

جناب محمد علی خان : کافی دن ہو گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : That is the question you see ڈاکٹر صاحب کو اعتراض ہے کہ سات دن کا نوٹس ہونا چاہیئے now on that actually چونکہ اب جھگڑا نہیں پڑ رہا تو

I am not going to give a ruling on this point, I would just like to make certain observations for future consideration.

ایک تو یہ ہے ڈاکٹر صاحب کہ فرض کیجئے قاعدہ ۱۹۴ کے تحت ایک بحث ہو رہی ہے اور وہ معاملہ let us say agenda پر آتا ہے اور وہ discussion اسی دن ختم ہو جاتی ہے فرض کیجئے کہ آج سارے دن میں وہ ختم ہو جاتی ہے تو اس کے بعد ایک ممبر substantive motion, move کرنا چاہتا ہے تو وہ سات دن انتظار کرے گا یا اسی دن دے سکتا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا وہ پھر دے گا resolution کی form میں ۔

جناب چیئرمین : نہیں میرے خیال میں وہ صحیح نہیں ہے ذرا اس کو پڑھیں دیکھیں یہ جو لکھا ہوا ہے صفحہ نمبر ۱۰۲ پر لکھا ہوا ہے کہ

certain provisions of chapter 11 to apply

آگے یہ لکھا ہوا ہے کہ

provisions of Rules 19 to 130 shall apply mutatis mutandis to the motion for consideration moved under Rule 194.

یعنی motion under-1 4 کون سی ہے جو بجرانی صاحب والی تھی اس کو apply کرے گا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : درست ، اس پر apply ہو گا ۔

جناب چیئرمین : تو یہ جو resolution ہے یہ motion original نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : یہ original ہے اسی سے تو deduce

ہوا ہے۔ otherwise no need of bringing it.

جناب چیئرمین: آگے ذرا پڑھ لیں وہاں لکھا ہوا ہے کہ

"apply to a motion for consideration moved under Rule 194 hereinafter referred to as the original motion and to a substantial motion moved in substitution of the original motion".

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: That is the thing. The substance is the same but it has been converted. That is the thing. Only the name has been changed, Substantially it is one and the same.

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmed would you like to comment on this.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں رولز کی interpretation میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ جس رول کی ہم بات کر رہے ہیں مکمل طور پر پہلے آپ اس رول کو دیکھیں اور میری نگاہ میں رول ۱۹۴ self sufficient ہے اور اس کا اصل منشاء یہ ہے اس رول کے تحت کسی ایک موضوع پر سینیٹ میں گفتگو کی جائے اب اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ قبل اس کے کہ یہ گفتگو conclude ہو جائے اور talk-out ہو جائے اگر کوئی ممبر ایک substantive موشن لاتا ہے تو اس substantive motion پر سینیٹ ووٹ دے گا اس پر discussion نہیں ہو گی. یہ بڑی اہم چیز ہے یہ قاعدہ ۱۹۴ کی orignal motion پر discussion ہو گی اور discussion کے بعد وہ ختم ہو سکتی ہے کوئی resolution نہیں لیکن اگر conduction سے پہلے پہلے کوئی بھی ممبر ایک substantive motion لے آتا ہے تو گویا اسی کے continuation میں -discuss- ہو چکی ہے۔ اب ووٹنگ ہو جائے گی تو یہ ایک INTEGRAL چیز ہے یہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔

دوسری چیز یہ ہے جناب والا! ہم پہلی مرتبہ سینیٹ میں بحث نہیں کر رہے ہیں سینیٹ میں اس سے پہلے ۱۹۴ کے تحت بحثیں بھی ہوئی ہیں اور APPROVE -substantive- بھی آئی ہیں اور وہ SUBSTANTIVE motions بھی ہوئی ہیں اور ان میں ہم نے

وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو اس وقت اختیار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب قواعد ۱۱۹ تا ۱۳۰ کی جو بات کہہ رہے ہیں ان کو کبھی اس پر apply نہیں کیا اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ دونوں بنیادوں کے اوپر.....

Directions by the Chairman جناب چیئرمین: نہیں یہ جو ۱۰۲ صفحے پر ہے یہ پڑھی ہیں آپ نے؟ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

"....... Rules 119 to 130 shall apply..... to a motion for consideration moved under Rule 194....."

I think to that extent it is clear

آگے یہ لکھا ہوا ہے

> ".......to a motion for consideration moved under Rule 194, hereinafter referred to as the original motion, and to a substantive motion moved in substitution of the original motion,....."

Now, there is no substitution of the original motion.

Prof. Khurshid Ahmed: Not at all.

جناب چیئرمین: یہاں پر جو موشن موو ہو رہی ہے

It is not a substitution, it is a substantive motion at the end of the discussion,

یعنی

It is not to displace the original motion.

کیونکہ original motion تو cosideration کی ہے یہ ہے۔

Substantive motion for adoption at the end of the debate.

تو substitute نہیں کر رہا ہے۔

Dr.Sher Afgan Khan Niazi: Am I allowed to clear something?

Mr. Chairman: Yes. Yes, please.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: It is quite clear. The original motion reads differently as to this which has been brought on the Order Of The Day, or which has been presented to this honourable House. This is the substitution, this is not the original, otherwise it would have been the same if it have been like this that:

> "This House may discuss the effective implementation of the quantum of the provincial autonomy as assured...."

Therefore, this is the substitution of that. That is why he has brought it in the form of a resolution.

جناب چیئرمین: آگے بھی دیکھیں آگے لکھا ہوا ہے۔

"....hereinafter referred to as the substitute motion, as if such original motion were a resolution...."

صرف ریزولیوشن original motion, ہوگا۔

".....and the substitute motion were an amendment to the resolution".

تو یہ اگر substitute بھی مان لیں تو

This will be treated as an amendment of the original motion. It will not be treated as the original resolution. It will be treated only as an amendment to the original resolution.

تو amendment کا سات دن کا نوٹس۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: When I say this it means that is not the first which have been placed ont he floor of the House, therefore, the application of Rules, 119 to 130 under this directive is very must.

جناب چیئرمین: نہیں وہ صحیح ہے مجھے بتائیں کہ اعتراض کیا ہے ۱۱۹
اور ۱۳۰ کے تحت۔ یعنی ایک اعتراض آپ کا یہ تھا کہ seven days notice

ہونا چاہیے۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Seven day's notice.

جناب چیئرمین: وہ seven days کا سوال تو اس کیس میں پیدا نہیں
ہوتا کیونکہ seven days کا نوٹس ہے لیکن practically مجھے بتائیں ناں اگر
discussion اسی دن ختم ہو جاتی ہے۔ supposing آج صبح ایک موشن
discuss ہو جاتی ہے اور اسی دن وہ discussion ختم ہو جاتی ہے تو پھر
اس کے بعد وہ سات دن اس موشن کا انتظار کرے گا؟

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Yes, we have to wait for, as we have to comply with the rules, that is very must.

Mr. Chairman: Any how, we will discuss it further at some future date.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: It can be taken away, it can be presented on the very day with the permission of this august House.

Mr. Chairman: So, what we will do is Dr. Sahib, we will discuss it at some future date because this question does not arise here because in this case the notice has in any case been given. So, there is no dispute about non-compliance of the requirements of Rule 120 in this case.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: That is right.

(Interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, a wrong copy of the motion has been presented to the House.

Mr. Muhammad Ali Khan: But I will read its correct version.

Mr. Hasan A. Sheikh: He will read the original motion, this is a wrong copy. This is not the correct copy.

(Pause)

جناب چیئرمین : محمد علی خان صاحب یہ جو motion اب آپ move کرنا چاہتے ہیں اس کا نوٹس ہمیں دیا ہی نہیں گیا -

The notice is of a motion which is slightly different. Now instead of getting into a procedural debate on this as to how much should be the notice etc. would you consider it appropriate to give a copy of this to the Minister so that we can take it up next time?

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, as you agree.

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب کیا خیال ہے آپ کا ؟

Instead of getting involved in a debate on this because we need too...

پروفیسر خورشید احمد : اس میں substantive change نہیں ہے - successive government کی جگہ صرف the government ہے - اس میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن اگر یہ چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض بھی نہیں ہے -

Mr. Muhammad Ali Khan: We have no objection. We had actually changed this on that very day, Sir.

جناب چیئرمین : شیخ صاحب آپ کا نوٹس کے بارے میں کیا خیال ہے -

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, under Rule 194 it is to be presented to the House for vote immediately. No discussion.

Mr. Chairman: No, there is no problem on that. The problem is, whether a notice of this motion is necessary?

Mr. Hasan A. Shaikh: Notice of the motion which he is going to move, the one that is circulated is a wrong one, not a correct one.

Mr. Chairman: No, what i am saying is that our Secretariat received

notice of a substantive motion which is slightly different to the one which the honourable Senator now wants to move. So, what is the position on this?

(Interruption)

Mr. Chairman: There is a slight change.

Mr. Muhammad Ali Khan: There is a slight change in it.

Mr. Hasan A. Shaikh: Instead of "successive", the word is "present". He has moved that and that notice was sufficient.

Mr. Chairman: No, what I am saying is, what is the legal status of this? We have received notice of a motion and we received that notice quite sometime ago, I don't want to go into the question-how much should be the notice. Two questions arise. No. 1, is notice necessary? And No. 2, if it is necessary the since there is a slight change in the resolution what should be done?

جناب محمد علی خان: چلیں ٹھیک ہے جی۔

Mr. Hasan A. Shaikh: The mover says" ٹھیک ہے then I can't say any further.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: رول ۱۲۶ میں دوبارہ آنریبل سینیٹر۔
may withdraw with the leave of the House.

جناب چیئرمین: نہیں نہیں withdraw کی بات نہیں ہے۔ جی جناب
صاحبزادہ یعقوب خان صاحب۔

Sahabazada Yaqub Khan: Sir, May I make a recommendation?

Mr. Chairman: Yes please.

Sahabzada Yaqub Khan: I think the spirit of allowing time for considering deliberately the substantive motion demands that before the honourable Members can vote on it, they should see, study and understand

[Sahabzada Yaqub Khan]

what the new substantive motion is. For this reason it is important tha there should be a gap, that there should be a time for deliberation. Wha the period of time is a different matter but I think the spirit is to allow tim for deliberation before voting takes place.

Mr. Chairman: Zahoor Sahib, what would you say on this taking in to account the spirit of Rule 194?

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir I would suggest that if the second resolution is not bringing substantive changes then a second notice is not necessary.

Mr. Chairman: You see the points that are bothering me are first of all under Rule 194 after the discussion is concluded it says:-

"A motion that the policy or situation or statement or any other matter be taken into consideration shall not be put to the vote of the **Senate, but the Senate shall proceed to discuss such matter immediately**"

So, after the motion under Rule 194 is moved the matter is discussed immediately.

"after the mover has concluded his speech and no further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour unless a member moves a substantive motion in appropriate terms to be approved by the Chairman and the vote of the Senate shall be taken on such motion".

So, supposing the debate lasts only two days or one day or even half a day and at the end of the debate somebody wants to move a motion, the first question would be, is the seven days notice applicable here?

(2) if seven days is not applicable, is there any requirement of notice?

(3) if we have received a certain resolution and there is a slight change, should the government again be given notice or there is another procedure a available under Rule 125 by which an amendment can be moved to the substantive motion also?

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, may I submit. The last portion with regard to the amendment as a matter of fact out of discussion of the matter, the members having got the notice, the substantive amendment will take place in the light of that discussion and if that is the ratio then I don't think there is requirement for a further motive. After having deliberated on the matter the if a substantive amendment is introduced that will be in the light of that discussion and that will not generate the necessity for a fresh notice.

Mr. Chairman: I think, what we do is, since the matter of passing of the substantive motion is not of urgency and since this is a matter which also guide our future deliberation, may be it would be appropriate to adjourn this matter for the time being on the next occasion. The honourable Senators are requested to kindly come prepared on this part of the matter also so that ruling can be given on this matter which will guide future conduct of business on these matters in future. Is that agreeable?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Very kind of you Sir.

Mr. Chairman: We can have a detailed discussion on this and then ruling can be given which would be appropriate.

Prof. Khurshid Ahmed: Point of order Sir.

Mr. Chairman: Yes, Prof. Sahib on a point of order.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں لاہور سے آرہا تھا اور مجھے
یہاں پہنچنے میں قدرے تاخیر ہوگئی ہے، اس لیے میں تاخیر سے پہنچنے کی وجہ
سے معذرت خواہ ہوں، لیکن میں آپ کی اور ہاؤس کی اجازت چاہوں گا

Prof. Khurshid Ahmed

کہ میری جو آج کے لئے substantive motions تھیں ، جن میں privilege motions اور adjournment motions تھیں میری عدم موجودگی کی وجہ سے زیر غور نہیں آسکیں ان کو next day کے لئے لیا جائے۔

جناب چیئرمین : آپ میرے پاس چیمبر میں آجائیں ۔

We will discuss it whether under the rules I can do it or not.

پروفیسر خورشید احمد : رولز کے سلسلے میں ہی عرض کرتا ہوں کہ چونکہ وہ میری عدم موجودگی میں ہاؤس میں آگئی تھیں ، اور ان کے متعلق آپ نے کہا ہے کہ وہ drop کردی جائیں ، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی اور اس ہاؤس کی مجھے اجازت مل جائے۔

جناب چیئرمین : وہ رولز بتائیں کہ جن کے تحت اجازت ملنے سے ہاؤس میں آسکتی ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : یعنی اگر میں ہاؤس میں نہ آرہا ہوتا اور اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں ، میں نے درخواست بھیجی ہوتی تو اس صورت میں automatically اس کو اب اگلے دن تک کے لئے ملتوی فرما دیتے۔

Mr. Chairman: No, the question is that if let us say a member is not present when the motion is taken up and it is dropped, for that reason is there anything in the rules which says that on the House agreeing or the Chairman agreeing the matter can be again brought up, this is the questions.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! کوئی ایسی چیز رولز میں نہیں ہے کہ جو ہاؤس کے لئے مانع ہو ! ایسے exceptional circumstances. میں ، اس

لئے کہ آج تو میں ہاؤس میں آ گیا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ میں ہاؤس سے غیر حاضر ہوں، میں یہاں آ گیا ہوں، صرف مجبوری کی وجہ سے یہاں پہنچنے میں مجھے تاخیر ہوئی ہے، اس لئے ان motion کو drop نہ کیا جائے بلکہ ان کو next day پر لیا جائے۔ ہاؤس کو اس بات کا اختیار ہے اور وہ مجھے اس سلسلے میں اجازت دے سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کیا ہاؤس کو اس بات کا اختیار ہے؟

پروفیسر خورشید احمد: کوئی بھی چیز اس سلسلے میں ہاؤس کے لئے مانع نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کیا ڈاکٹر صاحب، ہاؤس کو اس بات کا اختیار ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب، نہیں، کسی کو بھی اختیار نہیں ہے، ماسوائے اس کے کہ ایک طریقہ کار ہے، کہ اگر کوئی رولنگ دے دی جائے اور وہ Rules of Procedure or constitutional provision کے مطابق صحیح نہ ہو، تو اس کے لئے گنجائش ہے مگر اس کے لئے بھی ایک طریقہ کار ہے، جو really استعمال ہوتا ہے، وہ motion of recession ہے اور اس کے لئے بھی باقاعدہ نوٹس دینا پڑتا ہے، اور اگر ہاؤس مناسب سمجھے، mover کے arguments درست ہوں، تو اسے زیر غور لایا جا سکتا ہے، ایسی سات house of commons میں لائی گئی تھیں، ان میں سے صرف ایک move ہوئی اور چھ drop ہو گئی تھیں۔

اب جہاں تک رولنگ کا تعلق ہے وہ ایک دفعہ دے دی جائے تو وہ binding ہو جاتی ہے اس پر review نہیں ہو سکتا، نہ یہ ہاؤس کر سکتا ہے اور نہ ہی آپ کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ رولنگ تو نہیں ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آپ نے جناب رولنگ دی ہے۔

Sir, 'dropped' means you gave the ruling

Mr. Chairman: No, no, this is not a ruling.

Dr. sher Afgan Khan Niazi: When you have said it; 'dropped' it means you have rejected it.

Mr. Chairman: No, it is not a ruling its means 'dropped'.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is the decision of the Chair.

Mr. Chairman: Any how prof. Shahib we can discuss it in my Chamber and we will look at it in the light of the rules if there is something which can be done we will do.

پروفیسر خورشید احمد: بہتر ہے، لیکن میرے مطالعہ کی حد تک، سینیٹ کے رولز جو ہیں ان میں ایسا کرنا مانع نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں ناں، اس میں دو چیزیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ آپ ان کا دوبارہ نوٹس دے دیں، اس پر ہم غور کر لیں گے.....

پروفیسر خورشید احمد: .....اور پھر یہ چیزیں اپنے rota پر آئیں گی اور خاص طور پر adjournment motion جو ہے، وہ تو بہت ہی پیچھے چلی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو پیچھے جائے گی لیکن اگر ہاؤس اجازت دے تو اسے out of turn بھی لیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ بھی ہو سکتا ہے لیکن ساتھ یہ چیز بھی ہے.....

جناب چیئرمین: اگر آپ fresh notice دے دیں، اور ہاؤس آپ کو اس بات کی اجازت دے دے کہ آپ out of turn اس کو لے لیں، تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

I don't think that I can revise something which in the House I have dropped. I think the rules don't permit me unless of course you show me something to the contrary.

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے تو پھر میں آپ سے چیمبر میں بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I would suggest that when you want to consider it next time we should also consider the resolution.

Mr. Chairman: No, no I want to consider the legal question next time not the resolution not substantive motion. I would like to have your views next time on the implications of Rule 194 on the implications of applicability of Rules 119 to 130 and 194 on the practical difficulties which may arise by a strict application as Dr. Sher Afgan has stated, what does the original motion mean, what does the substitute motion mean. etc., and secondly, has there at all requirement of a fresh notice, if there has to be a notice, how much time should be given, all these matters will be taken into account.

Mr. Hasan A. Shaikh: But you decided on the next occasion that there is no need for notice and this resolution can be moved, then that resolution will not be before the members and just as Sahabzada now raised a question that the member should know what it is.

Mr. Chairman: You see, now the position is the movers are on moving this substantive motion.

Mr. Hasan A. Shaikh: Not this, the movers want to move th resolution of which they had given notice and that notice was within time.

جناب چیئرمین: اس میں تو کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

جناب حسن اے شیخ: جی، جھگڑا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محمد علی خان صاحب ....

جناب حسن اے شیخ: اس میں جھگڑا ہے، second line میں successive کی جگہ present کا لفظ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں جو نوٹس ہمیں، یعنی سیکرٹریٹ کو آیا تھا، وہ کیا تھا۔

جناب حسن اے شیخ: وہ present تھا، یہ نہیں تھا۔

جناب سرتاج عزیز: وہ successive تھا۔

جناب حسن اے شیخ: نہیں successive نہیں تھا۔

Sir what you approved was 'present'.

جناب چیئرمین: دیکھیں، ہماری فائل پر تو صرف ایک موشن ہے، یہاں پر تو successive governments لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد علی خان: یہ پرانا ہے جی

Mr. Chairman: You see the movers are now wanting to move only one which is with Mr. Muhammad Ali Khan Hoti.

Mr. Hassan A. Shaikh: Which is with him but not circulated

جناب چیئرمین: تو یہ جو آپ اب move کرنا چاہتے ہیں اس کو سرکولیٹ کرا دیں۔

جناب حسن اے شیخ: جی ہاں، میں یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: تو اس کو circulate کرا دیتے ہیں۔

(Pause)

Which means that the members have a notice but the question is whether such notice is necessary, if so, how much notice, what is the implication of Rule 194, what is the implication of Rules 119 to 130. So, next time, prof. Khurshid Ahmed, Mr. Ahmed Mian Soomoro, the honourable Minister for Law Parliamentary Affairs. Dr. Sher Afgan Khan Niazi, Mr. M. Zahoor-ul-Haq, Lt. Gen. Saeed Qadir. Akhunzada Behrawar Saeed as there are so many lawyers in this House. I would be very grateful for if you could study the various aspects and then kindly guide me as to what should be done.

Mr. Hasan A. Shaikh: Law Minister has given up in favour of a medical doctor.

Mr. Chairman: I think the Law Minister will come next time because he did not know that this matter was coming up. Next time we would like to have his views on this aspect of the matter.

Behrawar Saeed do you want to say something?

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, in case next time it is held that a notice is must.

جناب چیئرمین: وہ آج آ جائے گا ناں۔

Akhunzada Behrawar Saeed: It should be deemed to ave been served on them.

جناب چیئرمین: وہ ٹھیک ہے۔

We will not go on that kind of technicality.

وہ صحیح ہے آج CIRCULATE ہو جائے گا۔

It shall be deemed to have been noticed and about the legal aspects of this I would be grateful if you could please study the whole matter in the light of difficulties also practical aspects, previous precedences if any and what the other parliaments are doing on this matter, etc?

Yes, please Saeed Qadir.

Lt. Gen.(Redt) Saeed Qadir: Mr. Chairman, on page 102 of the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 in which the directions issued by the Chairman, these apparently have been added subsequently without the Committee going in to it. So, the background of this would be only known to your office and my request would be....

Mr. Chairman: Also, please see those directions. If you (Gen.Sahib) feel that these directions are impracticable, they can be changed.

Lt. Gen. (Ret) Saeed Qadir: Yes, I know. but they were done after due consideration.

جناب چیئرمین: وہ چیئرمین کو اختیار ہے کہ

This is for a detailed working of the rules

تو وہ اختیار سے اگر آپ کا یہ نقطہ نظر بنا کہ یہ direction مناسب نہیں ہے اس کو بھی CHARGE کیا جا سکتا ہے۔

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: My submission is that while we are looking into it, you may kindly let us have a look at the reasons, why this

was included? outside the scope of the Committee which sat on the Rules of Procedure.

Mr. Chairman: No. These directions were actually issued under Rule 237. Rule 2376 empowers the Chairman, to issue directions.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: I am aware of that but my submission was that what made him incorporate this at a later stage?

Mr. Chairman: Perhaps because they felt that there were no guidelines as to the manner in which such motions will be taken up and how they would be moved. So, probably they though that there should be some procedure and they applied the procedure.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: I do not recall this matter being brought before the House or before the sub-committee.

Mr. Chairman: No. This does not have to come before the House. According to the Rule 237, the Chairman has the power. It says:

> "All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of rules shall be regulated in such a manner as the Chairman may, from time to time, direct".

So, this does not have to come before the House.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: No. I am fully conscious of that fact and I am aware of the Chairman's authority to do it under Rule 2.37 but as you recall the particular rules were framed when the House formed this committee to go into the formation of these rules. Then these were discussed with the then Chairman and we went into it in a greater detail with respect to what should be included and not included and I must give due credit to the Chairman at that time that all the suggestions which came up from the Chair were also incorporated by the committee. Now subsequently when the Chairman decided under Rule 237 on his own to

incorporate this particular thing he did not in any way communicate to the House either individually or to the committee or to the House in general as to why he suddenly found it necessary to incorporate that. Obviously, it was to remove some difficulties but some how at least the other members are also here if they are aware of it then we can discuss the background of that.

Mr. Chairman: No. As I explained to you (Gen. Sahib) that this does not have to come before the House. But these directions are not immutable directions. If as a result of the debate in the House it becomes evident that these directions are not applicable or they should be changed, they can be changed. So, there is no problem on that.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Thank you.

Mr. Chairman: Yes, please Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, Sir, as Chairman of that committee which formulated these rules I can support what Mr. Saeed Qadir said that Rule 194 has certain place which is supplementary and permits certain expeditious treatment of certain subjects under Rule 194 which is a self-contained. By issuing a directive which applies the provision of Rule 119 onwards which applies to normal resolutions mentioned in the Constitution it does impose certain constraints and at least at that time the intention was not this and therefore, I think that there is a need for having a review on this.

(Interruptions)

Mr. Chairman: Because you have been involved in the making of these rules kindly look up the practice in other parliaments on such matters so that next time if we come to a conclusion that these directions are not consistent with the spirit of the rules, we can change them or remove them or whatever it is but I would like to have the practice of other parliaments as to what do they do one these matters so, I will be grateful because you have been studying them and I think you can be more helpful in this matter.

Next item on the agenda is the Shariat Bill. Now the Member Incharge of the Bill Qazi Abdul Latif and Maulana Samiul Haq both are not present.

Mr. Muhammad Ali Khan: They are not here, Sir.

I request that it should be deferred because the moves are not here, Sir.

Mr. Chairman: O.K. Then this will be deferred.

Yes, Please Mr. Shad Muhammad Khan.

Mr. Shad Muhammad Khan: Mr. Chairman, Sir, now it is the property of the House and we should discuss it.

جناب چیئرمین: جی ہاں ہے لیکن اس میں ترامیم بھی آئی ہوئی ہیں محرکین خود نہیں ہوں گے تو ان کا جواب کون دے گا؟

جناب شاد محمد خان: اس کا جواب ہم دیں گے یہ ہاؤس دے گا۔

Mr. Shad Muhammad Khan: It is the property of the House please do not defer it.

پروفیسر خورشید احمد: اس پر ہمیں کلاز بائی کلاز بحث کرنا ہے۔

Mr. Khan Bahadur Khan: The amendments are also not there. Mr. Bijarani is also not there. It is not proper.

Mr. Shad Muhammad Khan: Amendments shall be dropped automatically, as there are no amendments.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ movers تین سال سے اس میں involved رہے ہیں ان کی عدم موجودگی میں فیصلے کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ وہ آج کسی مجبوری کی بنا پر نہیں آسکے۔ اور بجرانی

Mr. Chairman

صاحب کی بھی ترامیم ہیں دوسری ترامیم بھی ہیں افتخار حسین گیلانی صاحب کی ہیں وہ تو موجود ہیں لیکن بجرانی صاحب نہیں ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ ان کو آنے دو......

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب چیئرمین: جی جناب شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور بجرانی صاحب سے باتیں ہو گئی ہیں اس بات کا consensus بن گیا ہے گیلانی صاحب move کریں ہاؤس ان کو accept کرے، ترامیم accept کریں گے it is the property House وقت نہیں ضائع کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: نہیں دیکھیں ناں: movers کی طرف سے شکوہ کیا جائے گا کہ ہماری عدم موجودگی میں فیصلہ کیا گیا ہے انہوں نے بڑی محنت کی ہے وہ اس میں کافی دل چسپی لیتے رہے ہیں ان کی عدم موجودگی میں کچھ کیا گیا۔ تو میرا خیال ہے ان کی طرف سے گلہ ہو گا جو مناسب نہیں ہو گا۔

Mr. Shad Muhammad Khan: As you like Sir.

جناب چیئرمین: ان کا اعتراض ہو گا کہ تین سال تک تو آپ نے کچھ نہیں کیا لیکن جب ہم حاضر نہیں تھے تو آپ نے دھڑا دھڑ پاس کر دیا۔ یہ مناسب نہیں ہو گا۔ مسٹر عالم علی لالیکا۔ آئٹم نمبر ۵۔ وہ بھی حاضر نہیں ہیں۔

So, that also will be adjourned. We will take it up next time.

Next item No. 7, Prof. Khurshid Ahmed to seek leave of the House to introduce the disposal of Federal Government outlived quarters Bill, 1989.

DISPOSAL OF FEDERAL GOVERNMENT
OUT LIVED QUARTERS BILL 1989

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! بل کا یہ مسودہ میں کئی ماہ پہلے پیش کر چکا ہوں اور دو تین بار ایجنڈے پر آنے کے باوجود یہ ایوان میں پیش نہیں ہو سکا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آج ہم اس بل کو introduce کر دیں۔ جناب والا! اس بل کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ کے اُن ملازمین سے ہے جنہیں یہاں مکانات دیئے گئے تھے یہ مسئلہ اس ایوان میں مختلف شکلوں میں بار بار آیا ہے آپ اس امر سے واقف ہیں کہ اسلام آباد کے قیام کے بعد ملازمین کے لیے جو کوارٹرز بنائے گئے تھے اور ان کوارٹرز میں شروع ہی میں جو ماسٹر پلان بنایا گیا تھا اس میں یہ temporary تھے اور اس مقصد سے تھے کہ بعد ازاں یہ مکینوں کو مالکانہ حقوق پر دے دیئے جائیں گے۔ خود ماسٹر پلان میں بھی یہ چیز شامل تھی۔ پھر آپ کو یاد ہو گا جناب والا! کہ اسی ایوان میں ایک resolution پاس ہوا۔ ہم سب نے ہمدردی کے ساتھ اس مسئلے پر غور کیا کہ یہ کوارٹرز فی الحقیقت بری حالت میں ہیں ان کو اگر حکومت از سر نو تعمیر کرائے یا ان کی مرمت کرائے تو اس پر بے پناہ اخراجات ہوتے ہیں جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں ان کا یہ حق ہے کہ ان کو بے گھر نہ کیا جائے بلکہ انہیں مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں......

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! پہلے اس کو formally move کر دیں۔

Mr. Chairman

Before you make a statement.

پروفیسر خورشید احمد: جی ٹھیک ہے۔

I seek leave of the House to introduce the disposal of Feder Government out lived quarters Bill, 1989.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Opposed.

Mr. Chairman: Now, Prof. Khurshid Ahmed, you give a brie explanation, please.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! اس بل کا مقصد صرف ایک ہے اور مجھے اس بات کا دکھ ہوا کہ حکومت نے ایک ایسے بل کو oppose کیا ہے جو خالصتاً فلاحی بل تھا۔ جس میں اس ملک کے غریب عوام کے ایک بہت بڑے مسئلے کو حل کرنے کی سنجیدہ اور مخلصانہ کوشش کی گئی اور یہ بل ایسا نہیں ہے کہ out of the blue آیا ہو بلکہ جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا اس کا ایک پس منظر ہے اور وہ پس منظر یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو اس بات کا حق ہے کہ جو اپنی ساری زندگی حکومت کی خدمت میں صرف کرتے ہیں کم از کم سر چھپانے کے لئے ان کے پاس کوئی جگہ ہو۔ اور اسی بنیاد پر مختلف حکومتیں یہ پالیسیاں بناتی رہی ہیں کہ سرکاری ملازمین کو رہائش کے لئے مکانات فراہم کئے جائیں یا انہیں زمینیں دی جائیں اور قرضے دیئے جائیں تاکہ وہ مکانات بنا سکیں۔ لیکن اسلام آباد کا ایک بڑا خاص مسئلہ یہ رہا ہے کہ یہاں originally مکانات بنائے گئے تھے جو عارضی طور پر بنائے گئے تھے۔ اور ماسٹر پلان میں یہ پروویژن رکھی گئی تھی کہ ان کو بعد میں منتقل کر دیا جائے گا یہ مستقلاً حکومت کے ملازمین کے

لیے نہیں ہوں گے بلکہ جو لوگ ان میں رہیں گے ان کو دے دیے
جائیں گے۔ ان کو بنے ہوئے آج پچیس چھبیس سال ہو چکے ہیں اور
اس زمانے میں حقیقت یہ ہے کہ جو ان کی درگت بنی وہ دیدنی ہے۔
میں نے ان کو خود دیکھا ہے اور اسی بنیاد پر اس ایوان میں یہ قرارداد
ہم لائے تھے اور ایوان نے اسے متفقہ طور پر منظور کیا تھا کہ یہ مکانات
جو وہاں لوگ رہ رہے ہیں ان کو منتقل کر دیے جائیں اور ان سے
مناسب انداز میں ان کی قیمت لے لی جائے اور وہ پھر خود ان کو
maintain کریں یا از سرنو بنائیں، جس طرح چاہے کریں۔ یہ پالیسی وقتاً
فوقتاً حکومت مختلف چیزوں کے بارے میں اختیار کرتی رہی ہے۔
خود سی ڈی اے نے کئی مارکیٹوں کے سلسلے میں، سیکٹر جی ۶ میں بھی
سیکٹر ایف میں بھی یہی رویہ اختیار کیا ہے۔ کراچی میں جمشید کوارٹرز
کے علاقے میں جو ملازمین کی پرانی بیرکس تھیں ان مکانات کے
بارے میں بھی یہی رویہ اختیار کیا تھا۔ تو یہ دراصل ایک حقیقی فلاحی
ضرورت ہے کہ ان لوگوں کو وہاں پر مالکانہ حقوق دیے جائیں۔ سینٹ
نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کی اور ساتھ ہی سینٹ کے چیئرمین نے
یہ بات بھی کہی کہ اگر کوئی بہت ہی Serious وجوہ نہ ہوں تو سینٹ
کی قرارداد کو چھ مہینے کے اندر اندر حکومت کو implement کرنا چاہیے۔
یہ بھی عجیب و غریب بات ہے کہ پچھلے تین سال میں جو حکومت زبانی
طور پر ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی بھی کرتی رہی ہے اور یہ وعدہ بھی
کرتی رہی ہے کہ ہم آپ کو یہ مکانات منتقل کر دیں گے۔ اس معاملے میں
جونیجو صاحب کی حکومت نے بھی یہ بات کہی تھی۔ آپ کی Care taker
حکومت کے زمانے میں بھی یہی بات کہی گئی، صدر صاحب کا directive
غالباً ستمبر یا اکتوبر ۱۹۸۸ء کا ہے اس میں بھی یہ بات کہی گئی۔
اس کے بعد پھر موجودہ حکومت کے وزراء نے بھی یہ بات کہی اور اس
سے پہلے جب میں ایک مرتبہ اس مسئلے کو یہاں لایا تو خود وزیر تعمیرات

نے مجھ سے کہا کہ آپ ایک مہینہ مجھے دیجئے۔ ایک مہینے میں کوشش کروں گا کہ ہم اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں۔ لیکن آج اس کو تقریباً چار یا پانچ مہینے ہو رہے ہیں۔ اس بنا پر ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ یہ کام بجائے اس کے کہ قرارداد کے ذریعے ہو ہم اسے باقاعدہ قانون میں ترمیم کے ذریعے سے لے آئیں۔ تو یہ ایک فلاحی قانون ہے اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ حکومت کی قیادت بھی اس مسئلے کو محسوس کرتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ اس کا کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔ یہ سرکاری ملازمین کا مسئلہ ہے اور اس کو ہمیں فراخدلی کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے اور میں جو عرض کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس بل کو زیر غور لائیں، سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کریں اور وہاں ہم بیٹھ کر مزید اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اب تک یہ مسئلہ تقریباً پونے چار سال سے معرض التوا میں پڑا ہوا ہے اب اس کا کوئی نہ کوئی حل نکلنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے پھر میں یہ بل لایا ہوں۔ یہ خالص فلاحی بل ہے۔ جو حکومت کے ملازمین کی خدمت کے لئے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ہمارے ساتھ اس معاملے میں تعاون کرنا چاہیئے، مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! یہ out lived quarters ہیں جن کے ضمن میں گورنمنٹ نے ایک طریقہ کار بنانے کے لئے پیش رفت کی ہے کہ ان کو مسمار کر کے ان کی جگہ پر نئے کوارٹرز بنا لئے جائیں۔ اس کی صرف اس لئے مخالفت نہیں کی جا رہی کہ یہ بل پروفیسر صاحب کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے واقعتاً یہ مسئلہ کافی سالوں سے چلا آ رہا ہے لیکن اس میں ایک بنیادی بات ہے جو آپ بھی

سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ اگر سرکاری عمارات، کوارٹرز اور رہائش گاہیں اس طریقے سے سرکاری ملازمین کو ہم دیتے چلے جائیں تو بڑی مشکلات پیدا ہوں گی۔ آج ہماری پوزیشن یہ ہے کہ بہت سارے سرکاری ملازمین ۱۹۷۴ء سے لے کر آج تک سینکڑوں کی تعداد میں بے گھر ہیں۔ انہیں گھر ابھی تک نہیں ملے۔ وہ کرائے کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ اگر سرکاری کوارٹرز اس طریقہ کار سے الاٹ کر دیئے جائیں یا نجی ملکیت میں دے دیئے جائیں تو بجائے اس کے کہ ہم جو کوشش کر رہے ہیں کہ ملازمین کے لئے زیادہ سے زیادہ رہائش گاہیں میسر ہوں تاکہ ملازمین کو تکلیف کم ہو تو یہ سکیم تو ادھوری رہ جائے گی بلکہ اس پر ضرب پڑے گی لیکن اس کے باوجود موجودہ حکومت کی بھی یہ کوشش ہے کہ اس ضمن میں پیش رفت کی جائے۔ لیکن اس کے لئے ایک طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم صاحبہ کو یہ بات بھیجی گئی ہے۔ تمام ڈویژنوں سے رجوع کیا گیا ہے تو اس ضمن میں ایک بات طے کی گئی ہے کہ چونکہ یہ کوارٹرز اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں لہٰذا ان کو ختم کر کے باقاعدہ ایک فعال سکیم بنائی جائے اور وہ ملازمین جن میں مکان خریدنے کی سکت نہیں ہے یا ان کے پاس سر چھپانے کی جگہ نہیں ہے۔ ان کو بھی accommodate کیا جائے اور اس علاقے کو develop کر کے دوسروں کے لئے بھی گنجائش پیدا کی جائے تو یہ ان ملازمین کے لئے بہتر ہوگا۔ بل کی یہ مخالفت اس لئے نہیں ہے کہ ان کو مکانات نہ دیئے جائیں بلکہ اس کے لئے طریقہ کار وضع کرنے میں، گورنمنٹ نے کافی پیش رفت کی ہے وزیر اعظم صاحبہ سے بھی اس ضمن میں رابطہ قائم ہے اور وزارت تعمیرات اس کے لئے کوشش کر رہی ہے کہ ان مکانات کو دوبارہ design کر کے ~~re structure~~ کر کے، ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ ان میں جو لوگ رہتے ہیں اور جو مکانات لینے کے خواہشمند ہیں ان کو دوسری نئی سکیم کے تحت گنجائش پیدا کر کے وہ

Dr. Sher Afgan Niazi:

مکانات دیئے جائیں یا کوارٹرز الاٹ کر دیئے جائیں جو تعمیر شدہ ہوں۔ یہ مکانات تو خستہ حالت میں ہیں ان کو گرانا لازمی ہے۔ ان کو اگر یہ موجودہ حالت میں دے بھی دیئے جائیں تو ماسوائے چند ایک کے جو مرمت کے ساتھ ممکن ہے مزید کچھ عرصہ تک وہ قائم رہ سکیں بقیہ کو گرانا ہو گا۔ یہ بھی ان کے لئے پرابلم ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ کی یہ پیش رفت ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ بل لایا جائے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے باہم بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔ میں پروفیسر صاحب سے استدعا کروں گا کہ چونکہ پیش رفت اس میں ہو رہی ہے لہٰذا وہ بھی بات چیت میں حصہ لیں تاکہ مناسب طریقہ کار سے یہ کام ہو جائے۔ ہاؤسنگ منسٹری چاہتی ہے کہ ان سے بات کریں تاکہ ممکن ہے کہ ایک طریقہ کار وضع ہو جائے اور ان کے لئے کوارٹرز کی گنجائش بھی ہو سکے، نئے مل سکیں تاکہ دوسرے بھی اس صورت حال سے مستفید ہو سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔

پروفیسر خورشید احمد: کم از کم میں اس کے بارے میں کچھ وضاحت کر دوں .....

Mr. Chairman: Now I will put the motion for leave.

> "Prof. Khurshid Ahmed has asked for leave to introduce the Disposal of Federal Government out-lived Quarters Bill, 1989."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Leave is granted. Now you may introduce the Bill.

Prof. Khurshid Ahmed: I introduce the Disposal of Federal Government out-lived Quarters Bill, 1989.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and will stand referred to the standing committee concerned for consideration.

I think this is the procedure. Rule 83 (4) of the Rules of Procedure says:

> "83(4) If leave is granted, the member-in-charge shall move forthwith to introduce the Bill, and on the motion being made the Bill shall stand introduced."

So, the Bill stands introduced and because it stands introduced, it shall go to the standing committee concerned.

Next item on the agenda is item No. 9-Prof. Khurshid Ahmed, Mr. Muhammad Alik Khan and Qazi Abdul Latif to move for leave to introduce the Zakat and Ushr Ordinance (Amendment) bill, 1989.

ZAKAT AND USHAR ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1989

Prof. Khurshid Ahmed: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. Mr. Chairman I move to seek leave of the House to introduce the Zakat and Ushr Ordinance (Amendment) Bill,1989.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: It is being opposed.

جے محمد علی خان صاحب میرے خیال میں آپ بھی move کر دیں۔

Mr. Muhammad Ali Khan: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Sir, I seek leave to introduce the Zakat and Ushr Ordinance (Amendment) Bill, 1989.

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب، آپ اس کی کچھ مختصراً وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین! یہ ایک بڑا ہی بنیادی اہمیت کا حامل بل ہے جسے ہم اس ایوان میں Introduce کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں آپ اس امر سے واقف ہیں کہ زکوٰۃ اور عشر اسلام کے پانچ بنیادی ستونوں میں سے ایک ستون ہے ہمارے دین نے جو اخلاقی اور اجتماعی نظام قائم کیا ہے اس میں ایک طرف بندے کو اللہ تعالےٰ کی بندگی اور اس کی رضا کے آگے جھکنا اس کی اصل روح ہے اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ کے بندوں کے ساتھ انصاف، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ایک، ایسے معاشرے کا قیام جس میں معاشرے کی دولت محض چند ہاتھوں میں مرکوز نہ ہو بلکہ اس دولت پر سب کا حق ہو اور وہ دولت سب کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال میں آئے اور اس معاشرے میں جو جتنا کمزور ہے، جو جتنا محروم ہے معاشرہ اس کی اتنی ہی زیادہ فکر کرے اتنی ہی زیادہ اس کو اہمیت دے اور اس طرح ظلم کا خاتمہ ہو، غیر فطری عدم مساوات کا خاتمہ ہو اور تمام انسان زمین پر اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ملک میں زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس کا نفاذ ہوا اور گزشتہ ۹ سالوں سے یہ نظام کام کر رہا ہے جو انتظام قائم کیا گیا ہے اس کی بنیاد یہ ہے۔

زکوٰۃ اور عشر کو ایک عام ٹیکس treat نہیں کیا جائے گا یہ عبادت ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عائد کردہ ایک فرض ہے ایک مالی ذمہ داری ہے اور حکومت اس کو بطور امانت کے عوام سے لے گی اصحاب نصاب سے لے گی اور جو مستحق ہیں ان کو پہنچائے گی یہ اس کا بنیادی تصور ہے۔

دوسرا بنیادی تصور اس کا یہ ہے کہ گو اس کام کی ذمہ داری حکومت کے اوپر عائد ہوتی ہے اس لیے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سربراہ مملکت کی حیثیت سے خود یہ زکوٰۃ جمع کی اور مستحقین کو پہنچایا۔

قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ اصول بیان کیا گیا کہ تم ان کے مال سے یہ وصول کرو اور اس کو پہنچاؤ ان تک حق کا یہ حق ہے اور یہ بات بھی آپ کے سامنے رہے قرآن نے زکواۃ کو محض ایک Charity قرار نہیں دیا ہے بلکہ اسے مجبوروں کا اور مظلوموں کا اور مستحقین کا حق قرار دیا ہے۔ قرآن نے بہت صاف الفاظ میں یہ بات کہی ہے تو اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ کام حکومت بلاشبہ اپنی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ انجام دے اور اس حکومت کو ان اصولوں کا ان اقدار کا اور ان conditions کا پورا پورا لحاظ رکھنا ہوگا جو شریعت نے اس سلسلے میں مقرر کی ہیں۔

جناب والا! تیسری بنیاد اس کی یہ تھی کہ یہ نظام ایک parallel نظام ہوگا محض inland revenue taxation system سے متعلق نہیں ہوگا بلکہ top سے لے کر bottom تک ۳۶ ہزار کمیٹیاں ہوں گی ان کے اوپر district committees ہوں گی ان کے اوپر provincial committees ہوں گی اور بالآخر ایک ملک گیر کمیٹی ہوگی اور یہ کمیٹی Ministry of Finance کے تابع نہیں ہوگی بلکہ Supreme Court کا ایک جج یا Higher judiciary کا ایک جج اس کا سربراہ ہوگا اور ایک autonomous body اس ذمہ داری کو ادا کرے گی، autonomy کا معنی یہ نہیں ہے کہ وہ قوم کے سامنے جوابدہ نہیں ہوگی۔ اسی قانون میں یہ بات بھی موجود ہے کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹ تیار کرے گی جس کی آڈٹ ہوگی AGPR کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ ان accounts کو چیک کر سکے خود AGPR maintain نہیں کرے گا اس کے accounts کوئی اہم Chartered Accountant recognize کرے گا لیکن AGPR اسے دیکھ سکے گا اور یہ سالانہ رپورٹ ملک کی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جائے گی، سینیٹ اور نیشنل اسمبلی دراصل وہ ادارے ہیں جو اس پر نگاہ رکھیں گے لیکن یہ شعبہ حکومت کا ایک شعبہ نہیں بن جائے گا حکومت کا یہ department نہیں بن جائے گا

کوئی بھی حکومت ہو وہ اس کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کرے گی۔ اس لیے اس کو ایک autonomous نظام کی ضرورت تھی۔

جناب والا! چوتھا اصول یہ تھا کیونکہ اسلام نے یہ کہا ہے کہ زکوٰۃ کا استحقاق اس علاقے کے لوگوں کا ہے جہاں سے وہ وصول کی جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اغنیاء کی زکوٰۃ ہے اس بستی کے مستحقین کا اس پر پہلا حق ہے اس بنیاد کو سامنے رکھتے ہوئے زکوٰۃ کے نظام میں یہ بات رکھی گئی کہ Provinces کو زیادہ اختیار دیا گیا زیادہ بڑا حصہ جو ہے وہ صوبوں کو خرچ کرنا تھا اور صوبوں کی autonomy اس نظام میں برقرار رکھی گئی تھی، کوئی صورت ایسی نہیں تھی کہ جس میں صوبے کا گورنر یا مرکزی حکومت صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کے اندر interfere کر سکے بلکہ صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کا تعلق مرکزی زکوٰۃ کمیٹی سے ہے دونوں Judiciary کے تحت ہیں اور دونوں اپنے اپنے دائرہ کار کے اندر اپنے اختیارات استعمال کریں گے حکومت کی interference سے ان کو محفوظ رکھا جائے۔

یہ وہ نظام تھا جناب والا! جو ہم نے قائم کیا تھا اس قانون میں خامیاں ہیں ان کی اصلاح ہونی چاہیئے کوئی ایسی بات نہیں ہے سب انسانی تجربات ہیں لیکن جو اس کے بنیادی اصول ہیں ان میں تبدیلی کے معنی یہ ہیں کہ ہم زکوٰۃ کے پورے نظام کو غتربود کر دیتے ہیں اس وقت جناب والا! یہ ہوا ہے کہ گزشتہ سال Finance Bill کے ذریعے سے اس Zakat and Ushr Ordinance میں ایسی ہمہ گیر بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں جس کے نتیجے میں وہ چاروں اصول جن پر زکوٰۃ اور عشر کا نظام قائم ہے، اور جو اس نظام کا اپنا مزاج ہے جو شریعت کا منشا ہے جو مسلم معاشرے کی ضرورت ہے اس کو بدل دیا گیا ہے اور اس طرح بدل دیا گیا ہے کہ وزارت خزانہ جس طرح قو مہیا کیے گئے بینکوں کو اپنے

مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے اور کوئی باز پرس نہیں۔ اسی طرح وزارت خزانہ پورے زکوٰۃ کے نظام کو بھی اپنے چنگل میں لے آئی جس سے اس کے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ صوبائی زکوٰۃ کمیٹیاں بھی وہ خود بنا سکے جو کام پہلے گورنر کے مشورے سے ہوتا تھا اب اس کے لئے Federal government کو بااختیار بنا دیا گیا ہے جو چیز ضروری تھی کہ وہ دونوں کے سربراہ دمرکزی بھی اور صوبائی بھی، Judiciary سے متعلق ہوں اب دروازہ کھول کر یہ کر دیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو جج بننے کا اہل ہو سکتا ہو ..... حالانکہ اصل قانون میں یہ بات رکھی گئی تھی کہ یا وہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا جج ہو یا جج رہا ہو اس لئے کہ جس شخص کا انتخاب اس اہم کام کے لئے ہوا ہے یا جس شخص نے اس اہم عہدے پر خدمات انجام دی ہیں اس کی حیثیت اس سے مختلف ہے کہ کوئی بھی وکیل جس نے ۱۵ سال یا ۱۰ سال تک brief رکھا ہو چاہے اس نے Practice کی بھی ہو یا نہ کی ہو وہ اس کے لئے نئی ترمیم کے بعد technically qualify کر جاتا ہے۔

جناب والا! ان ترامیم نے اس پورے نظام کو بالکل درہم برہم کر دیا ہے ہم نے بڑے غور و فکر کے بعد اس مسودہ قانون کے ذریعے اس بات کی کوشش کی ہے کہ جو اصل روح اس قانون کی تھی اور اس معاملے میں شریعت کے جو احکام ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے جو غلط ترامیم ہوئی ہیں ان کو ختم کر کے اصل صورت حال کو بحال کیا جائے۔ اس پہلو سے یہ ایک بڑا ہی اہم قانون ہے، شریعت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہے، دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہے ملک میں فلاحی نظام کو آگے بڑھانے کے لئے ہے اور زکوٰۃ کے نظام پر کسی ایک سیاسی پارٹی کی بالادستی قائم کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے جو میری نگاہ میں بڑی تکلیف دہ اور ناپسندیدہ کوشش ہے اس کا دروازہ بند کیا جا سکے۔

جناب والا! یہ وہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر ہم نے یہ بل اس ایوان کے سامنے پیش کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایوان بہت جلد اس بل کو

پاس کر کے ایک تاریخی خدمت انجام دے گا اور پھر انشاء اللہ قومی اسمبلی بھی اس معاملے میں ہر تعصب سے بالاتر ہو کر صرف زکوٰۃ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے فلاحی معاشرے کے قیام کے لئے اور شریعت نے تقسیم دولت کا جو نظام دیا ہے اس کو اس کی صحیح سپرٹ پر اس ملک میں نافذ کرنے کے لئے اس بل کو منظور کرے گی۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ جی، محمد علی خان صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Unfortunately the present government has brought Ushr and Zakat under the orbit of the Consolidated Fund and as such has made it a part of the Money Bill. Had it been done invadvertantly then I am sure, the government would have changed it to its original position after it was discussed in this very House by way of a privilege motion but I am sorry to say that the government has not made any move upto this very day in digression from صراط مستقیم right path. Sir, we all know that Ushr and Ibadat مبارک but is considered as farz-e-ain فرض عین in the Holy Quran. Sir, in the Holy Quran there is a mention of Zakat along with prayer صلوٰۃ and in number of times it is stated واقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ his shows the importance of Zakat because it is attached with prayer which we all know is the first and thee foremost among all the Ibadat مبارک as stated by one famous Persian poet,

روز محشر کہ جان گداز بود
اولین پرسش کہ نماز بود

So, this shows the importance of Zakat when it is attached with prayer; نماز Namaz (Prayer) is عبادت and Zakat is paid out of cash, jewellery and even animals and business assets and cattle right up to sheep and goats specially those which are kept for business purposes and those which are

primarily for personal use are exempted for the payment of Zakat. In the same manner Ushr is paid out of all the crops, fruits and vegetables. In certain cases 10% Ushr is paid out of the produce and in certain cases it is 5%. There are various rates for the payment of Zakat as well. Special rules and regulations have been specifically paid for the distribution of Zakat and Ushr. Zakat can only be given to poor Muslim [illegible] and not poor non-Muslims. Non-Muslims are paid out of the (charity fund) [illegible] which is considered as [illegible] and not. Then, similarly it can not be given to mentally retarded or minors because the person becomes owner after having accepted it. Similarly, this amount of Zakat can not be spent on building of a mosque or its maintenance or repair because it has to be accepted by somebody. So, there is a way out, people who take it as Zakat then they donate it as برائے charity to that institution, that mosque and the mosque is either built or repaired on it. Likewise this amount can not be spent on the burial of the dead because the dead person can not accept it nor can he become an owner of that amount.

So, it clearly shows that Zakat and Ushr in view of its predetermined mode of collection and distribution is absolutely different from taxation. The amount received from taxation is usually spent on the welfare of the nation, and on the administration, on Defence, and on other developmental activities in the country like schools, hospitals, bridges etc, where no one is made the owner, the nation is the owner and it is not accepted by any individual. So, while Zakat and Ushr is specifically spent on and that too Sir, of that local area. It is not for those of far flung area. So as such it can not be centralized. The main philosophy behind the distribution of Ushr and Zakat is that local people who have become victims of circumstances may be helped out of their difficulties. The Government has now made it centralized affair so this is a complete digression. So, we feel that it is our duty to bring this digression to the notice of the government and God forbid if we fail in this duty of ours, I am sure we would all have to pay for it in the world hereinafter.

[Mr. Muhammad Ali Khan]

So, I personally feel that this is a very important issue and this should be sent to the committee in question. I thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you. The Law Minister.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Sir, I would draw your kind attention to Article 73 of the Constitution and just read two paragraphs, Article 73 Clause I reads:-

"Notwithstanding anything contained in Article 70 a Money Bill shall originate in the National Assembly and after it has been passed by the Assembly it shall, without being transmitted to the Senate, be presented to the President for assent".

No I beg you Mr. Chairman Sir, to go on to Clause (4) of Article 73:-

"If any question arises whether a Bill is a Money Bill or not, the decision of the Speaker of the National Assembly thereon shall be final."

This matter Mr. Chairman Sir, when Zakat and usher Ordinance amendments were introduced by the government during the budget session of the national Assembly the matter came up before the National Assembly. There was an objection raised that Zakat and Ushr Ordinance is not a Money Bill. So accordingly, the submissions were addressed to the Chair and the Chair gave its judgement under Clause (4) of Article 73 that Zakat and Ushr Ordinance is a Money Bill. Therefore, Sir, my submission is that this being a Money Bill and a decision having been on this very Ordinance by the Speaker of the National Assembly in accordance with the provision of the Constitution Article 73 Clause (4), there fore, this august House will not be able to take up a Money Bill or any amendments therein.

Mr. Chairman: The difficulty that I am facing in this is that the matter came up before the Speaker in the context of the Finance Ordinance

which was introduced before the National Assembly and the decision of the speaker could not be that the Zakat and Ushr Ordinance is a money Bill or not, he can only deal with the Bill. Then under his consideration i.e that those changes which were being made in the Zakat and Ushr Ordinance at that time they were a money Bill. The question is that this matter which has come up independently who is going to decide whether this is a Money Bill or not.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Sir, my submission again would be we would have to look at that order also of the Speaker but if that analogy is extended a little further, say the Finance Bill is passed by the National Assembly that it is a Money Bill and amendment is sought to be incorporated here through the Senate and this argument can also be advanced that because this amending Bill was not considered by the Speaker, therefore, it can not be said Mr. Chairman Sir, the main Bill, the main order, the main Ordinance, or main Act whether that is being declared and that has to be declared as a Money Bill, as far as I remember I would not say it with total authority and conviction but I do remember that was a matter considered and adjudicated upon by the learned Speaker that Zakat and Ushr Ordinance in totality is a Money Bill. Because through those submissions made by us, we have to prove that as per definitions in Article 73 what is a Money Bill. We did not say that the amendment can be brought about because unless we could prove Mr. Chairman Sir, that the Act or the Ordinance itself comes within the definition of a Money Bill, only the amendments could not be so defined. So, as far as i remember, I have asked the Secretariat to get the copy of that.

Mr. Chairman: Prof. Sahib would you like to say something on this?

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! پہلی چیز تو یہ ہے کہ میں اسی بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے کہ سپیکر نے بلا شبہ آرٹیکل ۷۳ (۱) کے تحت یہ رولنگ دی ہے اور

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہم نے اس حقیقت کو acknowledge بھی کیا ہے اپنی بحث میں جو ہم
نے Privilege Motion پر کی ہے لیکن جس چیز کو certify کر
سکتا ہے، وہ وہ بل ہے جو کسی خاص لمحہ میں زیر غور ہے وہ کسی ایسے
بل کے بارے میں جو بحیثیت بل زیر غور نہ ہو، یہ فیصلہ نہیں دے سکتا کہ
آیا وہ منی بل ہے یا نہیں، جو بات اس وقت زیر بحث تھی وہ یہ تھی
finance Act کے تحت مختلف ترامیم کی گئی ہیں کچھ دوسرے قوانین کے اندر
بھی، اور جس چیز کو certify کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ فنانس بل ایک
Money Bill ہے اس سے زیادہ کوئی چیز وہ دستور کے تحت نہیں کر سکتا،
اسے یہ اختیار نہیں ہے کہ ملک کا ایک قانون جو ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء
میں رائج ہوا ہو، اور جسے اس دستور کے تحت ملک کے قانون کی حیثیت
سے مکمل protection حاصل ہو، وہ اس کے بارے میں یہ فیصلہ دے،
اس لیے آرٹیکل ۷۳ (۴) یہ اختیار سپیکر کو نہیں دیتا کہ ملک کے
Statute Book میں جتنے بھی قوانین لکھے ہوئے ہیں، ان کے بارے میں وہ
یہ فیصلہ کر سکے کہ منی بل ہیں یا نہیں ہیں، یہ عدالتوں کا کام ہے۔ ہاں،
جس بات کا اختیار آرٹیکل ۷۳ (۴) دیتا ہے، وہ یہ ہے کہ جس وقت
کوئی ایک خاص منی بل نیشنل اسمبلی میں زیر غور ہو، اس کے بارے میں
وہ یہ متعین کر سکتا ہے کہ اس کی رائے میں یہ منی بل ہے یا نہیں، لیکن میں
آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، اس بارے میں عدالتی فیصلے بھی موجود
ہیں اور دنیا کی مختلف Parliaments کے فیصلے بھی موجود ہیں کہ سپیکر کے سامنے
اگر یہ سوال اٹھا دیا جائے کہ یہ منی بل نہیں ہے تو پھر اس کا یہ فرض ہے کہ
وہ Expert advice لے اور اگر اس کو غلط advice ملتی ہے اور غلط advice
پر وہ فیصلہ کرتا ہے تو عدالتیں اس فیصلے کو بدلنے کی مجاز ہیں لیکن
for the time being اس کی رولنگ مانی جائے گی، میری پہلی درخواست
یہ ہے کہ جو رولنگ سپیکر کی تھی، وہ صرف مخصوص Finance Act
کے بارے میں تھی جو ماہ جون میں نیشنل اسمبلی نے پاس کیا اور اس

میں indirectly زکوٰۃ اور عشر آرڈی ننس میں تبدیلیاں کی گئیں لیکن اپنی رولنگ میں زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء، جس کو ہم amend کر رہے ہیں، اس کے بارے میں سپیکر نے کوئی فیصلہ ہمارے علم کی حد تک نہیں دیا، اگر ایسا ہے تو وزیر انصاف و قانون اس کی text ہمارے سامنے لائیں اور ثابت کریں کہ فی الحقیقت انہوں نے ۱۹۸۰ء کے آرڈیننس کے بارے میں ہی فیصلہ کیا ہے، ۱۹۸۹ء کے فنانس بل کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فرض کیجیے کہ انہوں نے یہ کہہ بھی دیا ہو، اس کے باوجود بھی ہمیں دستور کو دیکھنا پڑے گا اور دستور نے Concurent list میں itom No.40 زکوٰۃ کو provide کیا ہے۔ زکوٰۃ کو اس دستور نے Federal Consolidated Fund کا حصہ قرار نہیں دیا اور میری ذاتی interpretation کی حد تک، جس میں مجھے میرے محترم بھائی سینیٹر، جناب محمد علی خان صاحب سے، ذرا سا اختلاف ہے یہ ہے کہ جو amendments فنانس ایکٹ میں ہوئی ہیں، ان کے باوجود بھی زکوٰۃ Federal Consolidated Fund کا حصہ نہیں بن جاتی، مرکزی حکومت صرف دو اکاؤنٹ رکھ سکتی ہے، ایک Federal Consolidated Fund اور دوسرے Public Account اور زکوٰۃ فنڈ آج بھی اس ترمیم کے باوجود، ایک زکوٰۃ فنڈ ہے، نہ وہ Public Account کا حصہ ہے اور نہ وہ Federal Consolidated Fund کا حصہ ہے تو اس حیثیت سے وہ اب بھی govern ہو رہا ہے زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس سے، اب بھی اس کی رقم ایک separate فنڈ ہی میں جا رہی ہے، جو کچھ اس حکومت نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے یہ زکوٰۃ فنڈ directly اس کے زیر اثر نہیں تھا اور اب اس نے اس چور دروازے سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ وہ اس زکوٰۃ فنڈ کو manipulate کر سکے، اس میں interfere کر سکے، لیکن زکوٰۃ

فنڈ، اب بھی ایک Separate زکواۃ فنڈ ہے اور آرڈی ننس میں یہ لکھا گیا ہے کہ زکواۃ COLLECT کی جائے گی اور وہ ایک علیحدہ زکواۃ فنڈ میں جمع کی جائے گی۔ ہم جس چیز کو deal کر رہے ہیں، وہ زکواۃ اینڈ عشر آرڈی ننس ہے، ہم فنانس ایکٹ میں ترمیم نہیں کر رہے ہیں، اگر ہم نے Finance Act میں ترمیم کی ہوتی، تو شاید وزیر عدل کا جو نکتہ تھا، وہ کچھ وزن رکھتا، لیکن ہم نے جو کچھ اس میں کیا ہے، وہ یہ ہے کہ زکواۃ اینڈ عشر آرڈی ننس میں ایک غلط طریقے سے جو ترمیم کر دی گئی ہے، ہم اس اصل قانون میں مزید ترامیم لا رہے ہیں تاکہ اس کی اصل حیثیت بحال ہو سکے، یہ دو، بالکل الگ issues ہیں، وزیر قانون نے ان کو confuse کرنے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ totally دو الگ issues ہیں اور ہماری جو ترمیمات ہیں ان کا کوئی تعلق فنانس بل کے ساتھ نہیں ہے، ہاں، ہم اگر یہ کہتے ہیں فنانس بل کی فلاں ترمیم کو delate کر دیا جائے، اور یہ بھی ایک بل ہو سکتا تھا، تو وہ فنانس بل کی شکل میں آجاتا اور وہ صرف نیشنل اسمبلی میں ہی ہو سکتا ہے۔ یہاں نہیں ہو سکتا ہے، لیکن زکواۃ اینڈ عشر آرڈی ننس کے بارے میں کوئی بھی قانون جو ہے، وہ دونوں ایوانوں میں move ہو سکتا ہے، اس ہاؤس میں بھی وہ move ہو سکتا ہے، وہاں بھی وہ move ہو سکتا ہے۔ اس کی حیثیت منی بل کی نہیں ہے، اور اس لئے ہم یہ بات کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ جو قانون ہم لائے ہیں وہ دستور کے frame work میں، قانون کے fram work میں، بالکل درست ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس وقت سپیکر نے غلطی کی ہے یا نہیں کی ہے، وہ ایک الگ مسئلہ ہے، ہم نے اس پر بحث کی ہے، اور ہم اس کو عدالت میں بھی چیلنج کریں گے لیکن وہ ایک، بالکل الگ issues ہے۔ اس وقت ہم جو amendment لائے ہیں، وہ فنانس بل میں amendment نہیں ہے بلکہ وہ زکواۃ اور عشر آرڈی ننس میں ترمیم ہے جو اس ملک کا ایک عام قانون ہے، اور جس

قانون میں تبدیلی دونوں ہاؤسز آف پارلیمنٹ کی مرضی سے ہو سکتی ہے، صرف ایک ہاؤس کی مرضی سے نہیں ہو سکتی ہے، یہ ہیں جناب والا! میری گزارشات، شکریہ!

<u>جناب چیئرمین</u>: ...... اس کا ریکارڈ منگوا لیتے ہیں۔ آپ کے پاس Certificate ہے لاء منسٹر صاحب۔

The certificate of the Speaker on this issue.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Yes. Because it could not be sent unless a certificate is given by the Prime Minister.

Mr. Chairman: No. No. The certificate was given. The question is what are the matters to which the certificate applies?

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Let me explain, Mr. Chairman

It has to apply, it did apply and that was our argument that the Zakat and Ushr Ordinance is a Money Bill. Otherwise, as I said, tomorrow an amendment would be brought in a Finance Act. That Finance Act, we accept, is a Money Bill but this amending Bill is not a Money Bill is not a Money Bill. Now that argument if we stretch then the provisions of Article 73 are to be declared as such. now. I vividly remember that the Zakat and Ushr Ordinance was declared as a Money Bill and I would beg again that we should not condemn the Speaker's decision, and call it as a chour darwazas because the National Assembly in its wisdom took a decision that it is a Money Bill and whether it can be challenged in a court of law or not, I would not have a cavil without the proposition right now because Article 73, clause (4) says:

"(4) If any question arises whether a Bill is a Money Bill or not, the decision of the Speaker of the National Assembly thereon shall be final."

[Syed Iftikhar Hussain Gilani]

And Mr. Chairman, what is this present Bill which is negating exactly thee amendments brought about by that Bill, exactly the same which are brought about by even assuming, I go alongwith this argument that Bill which was declared a Money Bill is being now negated, is being repealed by this Bill. And as I said if we stretch this argument the Money Bill, he had to, because I could understand the logic unless the parent Bill is declared as a Money Bill because those amending provision Mr. Chairman, Sir had nothing to do with collection of money or taxes we have had to prove that the parent Bill as it deals with the monetary and fiscal arrangements of the government, one way or the other, therefore, is a Money Bill. The amendments brought about, can be brought about as in a Money Bill. The Finance Act is nothing in vacuum. The Finance Act then follows certain Act which explicitly are amended. The Zakat and Ushr Ordinance explicitly was amended not through indirect method but by the explicit amendments in various provisions of the Zakat and Usher Ordinance and I vividly remember that the decision and the certificate, that Zakat and Ushr Ordinance and Mr. Chairman let me bring it to the notice of this august House that this was not the first time that these amendments were incorporated in Zakat and Ushr Ordinance treating it as a Money Bill but they were done earlier in 1987 also and that was also brought to the notice of the learned Speaker and the House. This very Bill-the Zakat and Ushr Ordinance was amended considering it as a Money Bill in 1987 also by the National Assembly and that was one of the strong submissions we had. There is nothing new that we are doing. It has from the day of commencement been treated as a Money Bill and, therefore, I would again reiterate Mr. Chairman, Sir, you are wise, he is wise. He has taken the decision as a Speaker of individual we can say any thing but as Speaker he is the wisest as the Chairman is the wisest in this House and that decision was taken under the Constitution.

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Yes please, professor Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں تو وزیر عدل کی بات پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز سپیکر کے لیے چور دروازے کے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ میں اُن کا بے حد احترام کرتا ہوں ذاتی طور پر بھی اور سپیکر نیشنل اسمبلی کی حیثیت سے بھی، اور سپیکر نیشنل اسمبلی کی حیثیت سے جو بھی انہوں نے رولنگ دی ہے انہوں نے اپنی صوابدید کے مطابق لازماً اپنے خیال میں حق اور انصاف کے مطابق دی ہو گی۔ اور اصول یہ ہے کہ ہمیں حق ہے اس اعتراض کا بڑے سے بڑی اتھارٹی کے فیصلے کا، لیکن نہ ان کی نیت پر ہم نے شبہ کیا ہے نہ ہم کرتے ہیں نہ ایسی جسارت ہم نے کبھی کی ہے اور انہوں نے جس طرف اس کو twist کرنے کی کوشش کی گویا کہ یہ اس ایوان کے سپیکر کے بارے میں ہم نے کوئی ایسے الفاظ کہے ہیں جو نامناسب ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کوئی انصاف نہیں کیا اور میں آن ریکارڈ یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہم سپیکر کے ہر فیصلے کا ہر رولنگ کا احترام کرتے ہیں باوجود اس کے کہ ہمیں اس سے اختلاف ہے۔ وہ اختلاف دلائل کی بنیاد پر ہو گا۔ یہ اسی طرح ہے جس طریقے سے کہ ہائیکورٹ کا ہم احترام کریں گے لیکن ہائی کورٹ کے فیصلے کو ہم چیلنج کریں گے۔ جو بات میں نے کہی ہے اس کا تعلق حکومت سے ہے حکومت کی پالیسی سے ہے اس کا تعلق سپیکر کی رولنگ سے نہیں۔

دوسری بات میں جناب والا! یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نے ایسی بات کہہ دی ہے کہ اگر وہ صحیح ہے تو اس کے بعد پھر اس دستور کی، قانون سازی کی اس ملک میں کوئی حیثیت باقی نہیں رہی۔ اگر فنانس

[Prof. Khurshid Ahmed]

بل ملک کے دوسرے قوانین میں ترامیم کا ذریعہ بنتا ہے تو جس جس قانون کو فنانس بل کے ذریعے touch کیا گیا ہو ان کی دلیل کی بنیاد پر وہ بھی گویا کہ فنانس بل بن جاتا ہے۔ میری نگاہ میں یہ دعوی بڑا ہی غلط اور ہماری پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہے اور ابھی آپ کو ثابت کر دوں گا کہ فنانس بل کے ذریعے ایسا بھی ہوا ہے کہ Non-finance Bills میں ترامیم کی گئی ہیں اس کی مثالیں پارلیمانی تاریخ میں ملتی ہیں۔ ہندوستان میں بھی ہے انگلستان میں بھی ہیں ہمارے ملک میں بھی ہیں۔ لیکن کبھی اس کے نتیجے کے طور پر یہ بات تصور نہیں کی گئی کہ جس قانون کو تبدیل کیا گیا ہے وہ پورا قانون ایک Money Bill بن گیا۔ Money Bill ایک بہت ہی متعین بل ہے۔ اور میں آپ کو دستور سے پڑھ کر سناتا ہوں کہ کون سا بل Money Bill ہے اور کون سا Money Bill بل نہیں۔ دستور کا آرٹیکل نمبر ۷۳ یہ دراصل Bomey Bill سے متعلق ہے اور اس میں صاف الفاظ میں دونوں باتیں بتاری گئی ہیں کہ کیا Money Bill ہے اور کیا Money Bill نہیں ہے۔

"73 (2) For the purposes of this Chapter, a Bill or amendment shall be deemed to be a Money Bill if it contains provisions dealing with all or any of the following matters namely:-

(a) the imposition abolition, remission, alteration or regulation of any tax;"

جو چیز TAX نہیں ہے اسے Money Bill کے ذریعے ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا لیکن جو چیز ٹیکس کی تعریف میں آتی ہے کسی شکل میں بھی Money Bill اسے treat کرے گا "73 (2)

(b) the borrowing of money, or the giving of any guarantee, by the Federal Government, or the amendments of the law relating to the financial obligations of that Government";

یہ بہت ہی clear category ہے اس کا کوئی تعلق زکوٰۃ یا عشر سے

نہیں ہے۔

(c) the custody of the Federal Consolidated Fund, the payment of moneys into, or the issue of moneys from that Fund;

(d) the imposition of a charge upon the Federal Consolidated Fund or the abolition or alteration of any such charge;

(e) the receipt of moneys on account of the Public Account of the Federation, the custody or issue of such money;

(f) the audit of the accounts of the Federal Government or a Provincial Government; and

(g) any matter incidental to any of the matters specified in the preceding paragraphs."

یہ صرف ساتواں جزو (جی) ایک ایسا ہے جس کے ذریعے سے scope کچھ وسیع ہوتا ہے ورنہ کچھ باقی بالکل specific ہیں لیکن اس آرٹیکل کی شق (۳) مزید وضاحت کر دیتی ہے کہ کیا Money Bill نہیں ہوگا۔

"73 (3). A Bill shall not be deemed to be a Money Bill by reason only that it provides-

(a) for the imposition or alteration of any fine or other pecuniary penalty, or for the demand or payment of a licence fee or a fee or charge for any service rendered; or

(b) for the imposition abolition, remission, alteration or regulation of any tax by any local authority or body for local purposes".

تو یہ ہے جناب والا! منی بل کی حدود، کیا منی بل ہوگا کیا منی بل نہیں ہوگا۔ اب میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے ایسا ہوا ہے

[Prof. Khurshid Ahmed]

کہ ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف ایکٹ جو ایک منی بل نہیں ہے۔ اس کا تعلق ٹیلیفون کے regulation سے installation سے، پوری پالیسی سے ایڈمنسٹریشن سے ہے لیکن ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف ایکٹ میں ایک جزوی ترمیم جس کا تعلق فیس سے تھا، چارجز سے تھا، منی بل کے ذریعے سے کیا اس حد تک منی بل کام کر سکتا ہے لیکن اس کے نتیجے کے طور پر ٹیلیفون اینڈ ٹیلیگراف ایکٹ جو ہے وہ منی بل نہیں بن جاتا۔

اسی طریقے سے وقف ایکٹ ۱۹۳۹ میں ملک میں آیا تھا۔ اگر اس میں کوئی ترمیم جس کو کہ remotely مالی کہا جا سکتا ہے کی جاتی ہے تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وقف ایکٹ جو ہے وہ ایک منی بل بن گیا میں یہ بات بالکل صاف عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مستقل بالذات قانون ہے جس کا تعلق بے شمار مسائل سے ہے اس میں کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ اور اس کے بارے میں یہ بات کہنی کہ وہ ایک منی بل بن جاتا ہے محض اس بنا پر صحیح یا غلط کسی فنانس ایکٹ کے ذریعے اس کے کسی حصے میں ترمیم کی گئی ہے یہ بات غلط ہے۔

تیسری بات یہ کہ یہ کہا گیا ہے کہ ماضی میں بھی ترامیم کی گئی ہیں مجھے اس کا علم ہے ہم نے اس وقت بھی اُن ترامیم پر اعتراض کیا تھا اُن کو غلط کہا تھا احتجاج بھی اسی ایوان میں اس پر کیا گیا تھا اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ قانون کا یہ ایک اصول ہے کہ ایک غلطی کسی دوسری غلطی کے لئے مثال نہیں بن سکتی۔ اس لئے ہمیں اس کو کسی میرٹ کے اوپر لینا ہو گا۔ اور اس بنا پر یہ بات نہیں کہی جا سکتی کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس اس indirect ذریعہ سے ایک فنانس بل بن گیا۔ شکریہ!

جناب چیرمین: جی حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hassan A. Shaikh: Sir, under one clause i.e." subject to all just exceptions", we can pass this Bill because ultimately it will go to the National Assembly and the Speaker of the National Assembly will have an

opportunity to deal with it and consider whether it falls within the ambit of his ruling made earlier. In that case he can disallow it. Could it not be done by you, Sir?

Mr. Chairman: No, it could be.

Mr. Hasan A. Shaikh: "Subject to all just exceptions."

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Point of order Sir.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Sher Afgan Khan.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ منی بل جو ہے یہ privilege ہے lower house کا، اس ضمن میں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں اس میں کوئی dispute نہیں ہے۔ اگرچہ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ منی بل کا Juridiction جو ہے وہ نیشنل اسمبلی کو ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اختلاف ہو کہ یہ منی بل ہے یا نہیں ہے تو پھر کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس میں تو سپیکر صاحب نے رولنگ دے دی ہے اس کی leading ہے یہ Public account میں موجود ہے۔ اور آرٹیکل ۷۳ اگر آپ پڑھیں......

جناب چیئرمین: دیکھیں ناں، سپیکر صاحب کی جو رولنگ ہے وہ اس مسئلے کے بارے میں ہے جو ان کے سامنے تھا۔ اس وقت تو سپیکر صاحب کو پتہ ہی نہیں تھا کہ کوئی ایسا بل بھی آنا ہے......

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : یہی ہے اور اس کو.....

جناب چیئرمین : اچھا supposing اس میں اگر دو چار الفاظ کا فرق ڈال دیا جائے تو کیا پھر یہ منی بل کے زمرے سے نکل جائے گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں ۔

Mr. Chairman: I would like to have the assistance of some law on this, some rulings on this because this is an important matter and just verbal arguments here and there will not do. It should be strengthened by some reference to rulings. Because, you see, the important issues which are arising are, No. I, there is no dispute about the fact that Money Bill is a jurisdiction of the National Assembly, there is absolutely no dispute. No. 2, what happens if there is a dispute on the question whether a particular Bill is a Money Bill or not? If the matter goes to the Speaker and it is validly before the Speaker and he decides the matter then as I have already said earlier, we cannot go beyond that. That matter relate to me in the context of **a privilege motion and the privilege motion was that the Senate has been deprived from looking at that matter which was before the Speaker and the Speaker should not have certified that as a Money Bill because by his** certified that as a Money Bill because by his certification the matter went straight to the president and did not come to the Senate and we said no, the Speaker has ruled on that matter. The ruling of the Speaker obviously is in respect of the matter. The ruling of the Speaker obviously is in respect of the amendment to the Zakat and Ushr Ordinance. It is not on the Zakat and Ushr Ordinance, it can't be, because the Zakat and Ushr Ordinance was not before the Speaker. So, the question today is No. I, there is no dispute about the fact that Money Bill is the jurisdiction of the National Assembly. No. 2, what happens if there is a dispute on the question? No. 3, the matter of this Bill is not before the Speaker and there is no way that I can bring it before the Speaker. This Bill which is before the House today cannot go before the Speaker, it is in the Senate. How can we send it to the Speaker? So, on all these matters, this is again an important matter, I would

like to have the guidance of certain previous precedents and rulings by other Parliaments because there are several other parliaments where the jurisdiction in respect of Money Bills is of the Lower House, for example in England. So, please let us have a look at the procedures there because if we look at the Bill as it is today, there is nothing in the rules which say that I can reject it, I can't even give the determination.

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, in the issue you have pointed out, I would add that this amendment relates to Zakat and Ushr Ordinance 1980, and does not relate to the Finance Act, 1989.

جناب چیئرمین: سپیکر کی یہ determination ہے وہ میں ابھی دیکھ رہا تھا۔ انہوں نے یہ لکھا ہوا ہے۔ اس کی کاپی بھی آپ لے لیں۔ سپیکر کی determination یہ ہے کہ، اور یہ ان کا آخری پیراگراف ہے۔

"In view of the foregoing"

Foregoing means reasons that he has given.

"there is no doubt that the amendment in the Zakat and Ushr Ordinance, 1980, proposed by Clause (9) of the Finance Bill, 1989, conforms to the definition of Money Bill under the Constitution."

So, the determination is in respect of amendment to the Zakat and Ushr Ordinance, 1980, proposed by Clause (9) of the Finance Bill.

یہ ان کا فیصلہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ clause (9) سے deal نہیں کرتا، یہ تو Independent Bill ہے۔

I can't send it to the Speaker because there is no provision in the rules or in the Constitution or in the law by which a matter pending in the

[Mr. Chairman]

Senate can be sent to the Speaker. So, these are the questions but I can see that this is an important matter and I am sure other parliaments have dealt with this. So, I would request that the honourable Members next time guide me on this by reference to rulings from other parliaments. So, we will take it up next time.

[illegible] اس کی کاپی ابھی بنا کر [illegible] شیخ صاحب کو دے دیں۔ بیرسٹر ظہور الحق صاحب بھی

Zahoor-ul-Haq Sahib, we would like to have your opinion also, it is a very important matter because I think it does effect the powers of this House also and, therefore, I think it has to bee looked at very closely.

Next is item No. 11, Qazi Hussain Ahmed and Prof. Khurshid Ahmed to move for leave to introduce the Pakistan international Air Lines Corporation (Amendment) Bill, 1989.

پروفیسر خورشید احمد: اس کی اب ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے کہ حکومت نے پہلے ہی ترمیم کر دی ہے۔

Mr. Chairman: So you would like to withdraw this.

Prof. Khurshid Ahmed: Yes, I would like to withdraw that.

Mr. Chairman: Does the House allow Prof. Khurshid Ahmed to withdraw the Bill at item No. 11?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, it is allowed to be withdrawn. Then, we go to item No. 13-Mr. Muhammad Tariq Chaudhry.

طارق چوہدری صاحب تو ہیں ہی نہیں۔ لیکن محمد علی خان صاحب کے نام پر وہی چیز ہے، مسٹر محمد علی خان، نور جہاں پانیزئی اور مسٹر فصیح اقبال! یہ آپ پیش کر دیں۔ آئٹم ۱۵-

THE CONSTITUTION (ELEVENTH AMENDMENT) BILL 1989

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I beg to move that leave may kindly be granted to me to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. [The Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989]

Mr. Chairman: It is being opposed Mr. Law Minister? This is about the Ladies' seats.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: No.

جناب چیئرمین : تو پھر اس کو leave کے لئے put کر دیتے ہیں۔

So, Mr. Muhammad Ali Khan has sought leave of the House to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. [the Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989]

جی ڈاکٹر نور جہاں آپ بھی اس کو Support کرتی رہیں گے؟ آپ بھی mover ہیں۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر نور جہاں بھی ہو گئیں۔

Law Minister Sahib, she is putting her weight behind the Bill.

آپ ابھی تو رشید صاحب خلاف ہیں۔

(The motion was adopted)

جناب محمد علی خان صاحب آپ Introduce کریں۔

Mr. Chairman: The leave is granted.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, with the holding of the third elections i.e the general elections in November, 1988, the provisions of Article 51 (4) of the Constitution regarding the reservation of seats for women in the National Assembly will cease to be operative from the next general election. A woman could in future become a Member of the National Assembly only by competing with men for the general seats. As known only two women were elected against as many as 207 seats of the National Assembly in 1985 and four in the 1988 general elections. The stage is, therefore, not yet right for letting the provision of reservation of seats for women in the National Assembly become non-operative women being an important segment of our body politic and numerically about half of the total population of the country it is absolutely essential that they are represented in an Assembly. This can only be made possible if the present provision of the Constitution of reservation of seats for women in the National Assembly is retained for at least one more general election. Hence the need for the amendment as suggested in the Bill.

جناب چیرمین : جی لاء منسٹر صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے اس پر؟ جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب میرا نام بھی اس میں شامل کرلیں۔

جی آپ (فصیح اقبال) بتائیں کہ Rule

Under which I can add your name once you were absent.

سید فصیح اقبال : میں آگیا ہوں۔

Mr. Chairman: But we take note of the fact that you are also supporting and you have taken pains to have the Bill brought before the Senate. Thank you very much. Yes Law Minister Sahib.

Syed Iftikhar Hussain Gillani: This is not being opposed because this matter was discussed with the Leader of the Opposition and there was a consensus on this but there are certain related laws also which I had brought to the notice that we will examine those and at least one law, I know, the Limitation of Constituencies Act, had also to be amended. So, there are certain related law to which amendments we will also bring.

Mr. Chairman: So, this will go to the Standing Committee?

سید افتخار حسین گیلانی: جی ہاں بالکل۔

جناب چیئرمین: جی فصیح اقبال صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! میں بھی اس بل کی تائید کرتا ہوں۔ یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے یہ فوری طور پر ہونا چاہیئے۔ عورتوں کے حقوق کا یہ مسئلہ ہے۔ یہ جو پہلے ترمیم ہوئی تھی اس کی ہم پوری تائید کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ ڈاکٹر نور جہاں۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب چیئرمین! میں اپنے لیڈر صاحب کی تائید کرتی ہوں۔ ایک بات میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اب چونکہ بقول ان کے جمہوریت بھی بحال ہو گئی ہے اور ہمارے ملک کی پرائم منسٹر بھی ایک خاتون ہیں۔ تو میں امید کرتی ہوں کہ اس معاملے پر خاص طور پر توجہ دی جائے گی، اسے کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جلدی پاس کر دیا جائے۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: سینٹ نے بڑا اچھا initiative لیا ہے اور حکومت کو ہم سے تعاون کرنا چاہیے بجائے اس کے کہ وہ oppose کرے کرے اور دوسرے قوانین میں جو خامیاں ہیں یا تبدیلیوں کی ضرورت ہے ما اس کے لیے بھی ہم ترمیم لے آئیں گے تاکہ وہاں بھی تبدیلی ہو جائے، اور اس طریقے سے harmoniously یہ کام آگے بڑھ سکے۔

جناب چیئرمین: کیا آپ بھی بیرسٹر ظہور الحق صاحب! Support کرتے ہیں۔

جناب ایم ظہور الحق: قوانین کے لیے حکومت خود ترامیم لائے یہ بنیادی ترمیم ہماری طرف سے آ رہی ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Ali Khan, will you kindly formally introduce the Bill.

اس کو آپ introduce کر دیں۔

Under item No. 16

Mr. Muhammad Ali Khan: I beg to introduce the Bill:-

"further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. [The Constitution (Eleventh Amendment Bill, 1989]

Dr. Noor Jehan Panezai:

"further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989.

جناب چیئرمین: جی جناب فصیح اقبال صاحب! آپ بھی move کر دیں۔

Syed Faseih Iqbal: I also introduce the Bill.

Mr. Chairman: So, the Bill stands introduced and go to the standing committee concerned.

I think, I will now take up the call attention notice of Malik Faridullah Khan Sahib about the Darra Adam Khail, clean up operation.

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, What about my motion Sir?

جناب چیئرمین: آپ کی کون سی ہے جی۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, it is undere Rule 194, about Kashmir. It is very important item.

جناب چیئرمین: آپ کی موشن کے لئے وقت ہو گا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جی میں تو بالکل تیار ہوں۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! میں اپنے Colleague سے درخواست کروں گا کہ آئٹم نمبر ۲۵ پر ایک بڑا اہم resolution کافی عرصے سے دہرایا جا رہا ہے مجھے اجازت دیں تاکہ میں اسے out of turn move کروں اس کی افادیت بہت زیادہ ہے وہاں لوگوں کو بڑی سخت پریشانی ہے میں آپ کی وساطت سے اپنے Colleagues سے کہتا ہوں کہ مجھے اسے out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: پہلے تو یہ ہے کہ ایجنڈے پر ۱۷ نمبر پر بہرہ ور سعید صاحب کی موشن ہے لیکن اب وقت نہیں ہو گا کیونکہ call attention notice بھی ہم نے take up کرنا ہے آپ کو اس کے لئے وقت تو زیادہ چاہیئے ہو گا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: آپ اس کی اجازت دیں۔

جناب شاد محمد خان: جناب چیئرمین! صرف پیش کرنے کے لئے ۵ منٹ دے دیں۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Let me move it Sir, and then some date may be fixed for its discussion.

Mr. Chairman: Is it acceptable that we allow Behrawar Saeed Sahib to move this motion:

پروفیسر خورشید احمد: میرا خیال یہ ہے کہ وہ move کر دیں اور اس پر ایک دو تقریریں ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: وقت تقریروں کا نہیں ہوگا، move کر دیتے ہیں۔ جی آپ کر دیں۔

MOTION TO DISCUSS KASHMIR ISSUE

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, I beg to move that the Kashmir issue may be considered in this House.

Mr. Chairman: O. K. it stand moved and we will take it up next time.

Mr. Shad Muhammad Khan: Sir, I may also be allowed to read my resolution.

جناب چیئرمین: آپ بھی move کر دیں اس کو next time لے لیں گے اگر ایوان اجازت دے دے تو شاد محمد خان کی قرارداد ہے آئٹم نمبر ۲۴

he wants to take it out of turn

Does the House allow him to take it out of turn

(The leave was granted)

Akhunzada Behrawar Saeed: Point of order Sir, the motion has been moved but when it is supposed to come.

Mr. Chairman: Next time whenever we take it up on the private Members' Day.

Akhunzada Behrawar Saeed: On Private Member's Day.

جناب چیئرمین: جی اس کے علاوہ نہیں ہو سکے گا۔

This is a Private Members Day resolution

Akhunzada Behrawar Saeed: It may not come Sir.

جناب چیئرمین: وہ سب آگے کا دیکھیں گے۔

You move it according to the rules.

جی شاد محمد خان صاحب کو move کرنے کی اجازت ہے۔ آپ بھی move کر دیں۔

RESOLUTION RE: MERGING OF TWO TRIBAL AREAS IN N.W.F.P.

Mr. Shad Muhammad Khan: Sir, I beg to move the following resolution:

> "This House requests that the Tribal Area known as Kala Bhaka, situated in between the settled areas of Hazara and Swat Divisions, be merged in the NWFP and suitable action be taken in that behalf as required by the Constitution."

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

This also stand moved, we will take it up next time.

Now Malik Faridullah Khan Sahib.

حاجی ملک فرید اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین! پاکستان ٹیلیویژن کی نشریات بتاریخ ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۸۹ء اور ملکی اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا کہ درہ آدم خیل کوہاٹ ایف آر وسیع پیمانے پر سکاؤٹ ایکشن کیا گیا ہے جو کہ تقریباً پانچ دن جاری رہا درہ آدم خیل میں بڑے پیمانے پر دکانات، مکانات مسمار کیے گئے ہیں سینکڑوں افراد گرفتار کیے گئے ہیں اور یہ کارروائی اب تک جاری ہے سرکاری ذرائع کے مطابق یہ ایکشن ڈاکوؤں، کار چوروں اور سمگلروں کے خلاف کیا گیا ہے لیکن پرائیویٹ ذرائع کے مطابق اس میں بے گناہ اور معصوم لوگوں کی لاکھوں روپے کی اشیاء اور سامان لوٹ لیا گیا ہے اور جس نے جو چاہا لوٹ لیا قبائلی علاقے میں ایکشن کے خلاف غیر یقینی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا فوری اور اہم نوعیت کے اس مسئلے پر فوری بحث مطلوب ہے شکریہ!

جناب چیئرمین: اس پر آپ مزید کچھ کہنا چاہیں گے تو کہیں، آپ جو کچھ کہیں گے وزیر صاحب اس کا جواب دے دیں گے۔

ملک وارث خان آفریدی: آج تیاری نہیں ہے اس کا جواب انشاء اللہ ہم next day پر جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: تو ان کا جواب next time لے لیں گے آپ مزید اس پر کچھ کہنا چاہیں تو کہہ لیں۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جناب پھر یہ بات ایسی ہو جائے گی کہ آج میں جو کچھ کہوں گا وہ دوسرا تقریری جواب لائیں گے تو بات میں relevancy نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: تو پھر ٹھیک ہے اس کو پرسوں ان کے جواب کے

لیے رکھ دیتے ہیں اگر آپ اس پر مزید کچھ کہنا چاہیں تو آج آپ کہہ سکتے ہیں۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جناب میں مختصراً عرض کروں گا کیونکہ یہ بہت ہی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اور جہاں تک حکومت کے ذرائع کا تعلق ہے تو حکومتی ذرائع نے یہی کہا کہ پشاور سے ایک بچہ اغوا ہوا اور ان ملزان کے خلاف صوبائی حکومت نے ایک آپریشن ترتیب دیا۔ objectives of operation جو تھے وہ یہی تھے جس وقت فرنٹیئر کور کے مسلح دستے درہ آدم خیل میں گئے تو ان کے ایکشن سے پہلے ہی انہوں نے ان مفروروں کے گھروں کی تلاشی لی بچہ ان کو دستیاب نہ ہو سکا جو objectives تھے وہ ان کے ہاتھ نہیں لگے وہ پورے نہیں ہوتے چنانچہ بڑے پیمانے پر درہ آدم خیل میں گھروں کو مسمار کیا گیا دکانوں کو bulldoze کیا گیا پھر اس کے بعد دکانوں سے قیمتی اشیاء اسلحہ کارتوس وغیرہ وغیرہ لوٹ لیا گیا حتیٰ کہ اشیاء خورد و نوش، کپڑوں کی دکانیں بھی لوٹ لی گئیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ قبائلی عوام جنہوں نے آزادی کے لئے انگریزوں کے ساتھ سخت لڑائیاں لڑیں اور انگریزوں نے وقتاً فوقتاً قبائلی علاقوں میں آپریشن کئے لیکن ایسی صورت حال دیکھنے میں نہ آئی ہے اور نہ کسی نے سنا ہے کہ معصوم لوگوں کے گھروں کو مسمار کیا گیا ہو دکانات bulldoze کی گئی ہوں اور ان کے سامان کو لوٹ لیا گیا ہو۔

جناب والا! قبائلی علاقہ جس میں ایف سی آر رائج ہے وہاں ایکشن کے لئے کچھ ہیں requirement ہوتی ہے کہ ایف سی آر کے تحت مقدمے درج ہوتے ہیں نمبر ایک شرط یہ ہے جس کا ذکر Atchision Treaty میں ہے اس کے بعد ایف سی آر کے تحت قبائل کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں جرم کیا ہے یا فلاں فلاں شخص ہمیں مطلوب ہے اس کو انتظامیہ کے حوالے کیا جائے اور اس کے بعد جب نوٹس کے باوجود ... نہیں ہوتا تو پھر collective responsibility

کے تحت مطلوبہ شخص برآمد کیا جاتا ہے اس قوم کا یا اس قبیلے کا۔ اس سیکشن میں نہ تو ایف سی آر کے تحت مقدمے رجسٹر ہوئے نہ انتظامیہ نے نوٹس دیئے اور نہ ہی قبائل کے خلاف کوئی collective responsibility کے تحت کچھ برآمد کیا گیا فرنٹیئر کور کے دستے درہ آدم خیل گئے اور ایکشن کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ایکشن تھا یہ اس Atchision Treaty کیخلاف ہے جو بنیاد ہے قبائلیوں کی پاکستان میں شمولیت کی، ریفرنڈم میں اسی Atchision Treaty کو بنیاد بنا کر قبائلیوں نے پاکستان میں شمولیت کی اور سو فیصد ریفرنڈم میں پاکستان کا ساتھ دیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سازش ہو رہی ہے اس Atchison Treaty کیخلاف ہے جس کی رو سے قائداعظم محمد علی جناح مرحوم نے ایک بہت بڑے قبائلی جرگے میں قبائل کے ساتھ معاہدہ کیا کہ یہی ہمارا اور آپ کا دستور اور رواج ہو گا جس کا تعین انگریزوں کے ساتھ آپ لوگوں نے کیا ہے اور اگر ایک جمہوری حکومت جو دعویٰ کرتی ہے کہ ہم عوامی حکومت ہیں اور ایک عوامی حکومت ان بنیادی معاہدات کی خلاف ورزی کرتی ہے تو مجھے یہ خطرہ نظر آ رہا ہے کہ قبائل اس پر غور کرنا شروع کر دیں گے کہ اگر Atchison Treaty کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو آیا پاکستان میں ہم شمولیت جاری رکھ سکتے ہیں یا نہیں کیونکہ یہی ریفرنڈم کی بنیاد ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ آئین کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے اور قانون کی بھی اور fundamental rights کی بھی جو دستور پاکستان میں ہر پاکستانی شہری کا حق ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر ایک شخص چوری کرتا ہے تو آپ اس کے گھر کو مسمار کریں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک قبائلی چوری کرتا ہے تو اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں کیا گیا بلکہ قبیلے کے دوسرے افراد کے مکانات کو مسمار کیا گیا اور bulldoze کیا گیا۔ اخبارات میں میں نے یہی دیکھا کیونکہ یہ میرا حلقہ انتخاب ہے کہ اس حلقے کے ایم این اے نے حکومت کے خلاف تحریک عدم

اعتماد میں ووٹ دیا اب ایک ایم این اے کو سزا دینے کے لئے آپ پوری قوم کو کیوں اتنی بڑی سزا دے رہے ہیں کہ کروڑوں روپے کا سامان لوٹ لیا گیا ہے اور دکانات مسمار کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: صرف ۵ منٹ آپ کے ہیں میرے خیال میں مکمل ہو گئے ہیں پلیز wind up کریں۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جناب والا! باتیں تو کافی ہیں انہیں میں دوسرے دن کے لئے رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں دوسرے دن کے لئے نہیں یہ Call Attention Notice کے تحت آپ کو صرف ۵ منٹ کا وقت ملتا ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جناب والا! جب وزیر صاحب بیان دیں گے تو اس بیان کے بارے میں پھر کچھ عرض کروں گا کیوں کہ ہمیں علم نہیں ہے کہ وہ کیا بیان دیں گے۔

جناب چیئرمین: بہرحال وہ رولز دیکھ لیں جو اس کے مطابق ہو گا۔ (ملک وارث خان سے مخاطب ہو کر) تو اس کا آپ پرسوں جواب دینا چاہیں گے۔

ملک وارث خان آفریدی: میں پرسوں جواب دوں گا۔

Mr. Chairman: So, we will take it up on day after tomorrow.

(Interruption)

Mr. Chairman: No. This is Call Attention Notice and except the mover there is no opportunity for any body else. It may be important. It cannot break the rules.

اس کے تحت میں دوبارہ وضاحت کر دوں Call Attention Notice جو شخص

[Mr. Chairman]

دیتاہے اس کو ۵ منٹ کا ٹائم دیا جاتا ہے ۔

To explain briefly what he wants to say.

اور وزیر صاحب کو ۱۰ منٹ کا ٹائم دیا جائے گا ۔

To explain what he wants to say. That is all.

اس پر discussion کوئی نہیں ہو گی .....

(Interruptions)

Mr. Chairman: Any how we will see if the House permits him next time. But this is the rule which should be followed in a call attention notice.

There is no discussion on these matters.

Mr. Zahoorul Haq on a point of order.

Mr. M. Zahoorul Haq: Mr. Chairman, Sir, I had an opportunity of going through this territory on Friday from Peshawar to Kohat and back. So, I have a first a first-hand version to communicate to the House.

(Interruptions)

جناب چیئرمین : آپ مجھے next time یہ بتلیئے ۔

That under the rules, how can I permit you to give this information to the House?

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, rules are there to be relaxed or suspended.

Mr. Chairman: Then, you will have to move for relaxation.

(Interruptions)

Mr. Chairman: You see, a rule stands as it is. This is the specific manoeuvre.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, If the House would like to hear me.

Mr. Chairman: It can be discussed under Rule 194.

Akhunzada Bahrawar Saeed: Then I move Sir, that it may be relaxed and he may be allowed

Mr. Chairman: No. I will not allow any such move at this moment..

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب والا! میرے دو منٹ رہتے ہیں وہ دے دیں ۔

جناب چیئرمین : اگر آپ کے دو منٹ رہتے ہیں اور پانچ منٹ پورے نہیں ہوئے تو وہ دو منٹ پرسوں لے لیں وہ آپ کے لئے بہتر ہوگا ۔

Mr. Chairman: So, this House is adjourned to meet again on the 2nd of January, 1990, at 10.00 A.M.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, the 2nd of January, 1990.]